ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

قال علیہ السلام مثل اہل بیتی کسفینۃ نوح من تمسک بہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک

القول المقبول فی حب آل رسول

از تالیف منیف جناب مولانا مولوی عبید اللہ احمد بخش صاحب واعظ جامع امرتسر عم فیضہ

بفرمایش میاں کرم الدین تاجر کتب لاہور بازار کشمیری

در مطبع نولکشور گیس پریس لاہور طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد خیر الوریٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ نجوم الہدیٰ ومصابیح الدجٰی۔ چونکہ امت محمدیہ کو محبت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مودت آل عظام وصحابہ کرام عین ایمان و ایقان ہے۔ اسلئے ضرورت وقت کے اقتضا سے مناسب سمجھا گیا کہ کوئی مختصر رسالہ فضائل اہل بیت نبوت مین شایع کیا جاوے۔ جس سے مسلمان بھائی مستفید ہو کر سعادت دنیا و آخرت حاصل کرین۔ اور چونکہ بمضمون حدیث شریف حدیث کہ میت کو مرنے کے بعد تین امورات کا ثواب پہونچتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ اور علم جس سے نفع اٹھائین اور اولاد کی دعائے مغفرت۔ اِس لیئے خاکسار میر حبیب اللہ (غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ) نے یہ رسالہ جس کو جناب مولانا مولوی ابو عبید اللہ احمد بخش صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر و امام مسجد جامع شیخ خیر الدین مرحوم نے تالیف کیا ہے چھپوا کر حسبۃً للہ تقسیم کر کے اپنے والد مرحوم ومغفور حاجی حرمین شریفین جناب حاجی میر غلام محمود صاحب کے نام پر (جو ٢٤ جمادی الثانی ١٣١٤ہجری کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہین) وقف کر دیا۔ خدائے کریم اپنے فضل عمیم سے مقبول فرماوے۔ اور اس عمل خیر کا ثواب اُنکے روح کو پہنچاوے۔ مسلمان بھائیون کی خدمت مین کمال ادب سے گذارش ہے کہ جب اس رسالہ کو پڑھین اُن مرحوم ومغفور کے روح کو فاتحہ ودعائے مغفرت سے یاد فرمائین۔ مصرع

بر کریمان کارہا دشوار نیست

خاکسار
میر حبیب اللہ عفی عنہ
مورخہ ١٥۔ جمادی الاول ١٣١٥ھ

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اللہم صل علے محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید مخفی نہ رہے کہ آل رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت اور ارادت مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات و وسیلہ فلاح و برکات ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ لوگ نوح ع کے سفینہ کی مانند ہیں جس نے انکے دامن کو ہاتھ میں لیا وہ نجات پا گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت مرتضوی سے ارشاد کیا کہ پہلی امتوں کا اشقی (بڑا بدبخت اور محروم) صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا۔ اور میری اُمت کا اشقی وہ ہے جو تیری ڈاڑھی کو خون سے رنگیگا۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کیا سبب ہے کہ قتل ناقہ پر عذاب نازل ہوا اور حضرت علیؓ کی شہادت پر اس اُمت پر کوئی نشان ظاہر نہ ہوا اسکے جواب میں لکھتے ہیں کہ حضرت صالحؑ نے فرما دیا تھا کہ اگر اونٹنی کا بچہ ہاتھ لگ گیا تو بچے رہوگے ورنہ ہلاک ہو جاؤگے جب وہ بچہ پہاڑ میں غایب ہو گیا تو حضرت صالحؑ نے صاف صاف کہدیا کہ تین دن میں ہلاک ہو جاؤ گے

گفت دیدی این قصاص ہم شدہ ست	صورت امید ما گردن زدہ ست
شحنۂ قہر خدا زیشان بجست	خون بہائے اشترے شہرے درست

مگر اس اُمت میں جناب مرتضوی کی اولاد قیامت تک باقی ہے جنکی برکت سے اُمت کا سفینہ غرقاب غضب الٰہی سے محفوظ ہے۔ قرآن شریف میں بھی اسی طرح آیا ہے ما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم یعنی جب تک تو اپنی اُمت میں ہے اُمت عذاب سے مامون ہے۔ اور آپ قیامت تک اُمت میں ہی ہیں۔ کیونکہ آپ کی اولاد جو کالجزء ہیں اُمت کے ساتھ ساتھ ہیں اور جیسا کہ ہم اس رسالہ میں بیان کرینگے۔ آپ کی بیٹی کی اولاد آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ سلف اور خلف میں جب کہیں کوئی سید مخاطب ہوا ہے تو اوسکو بزرگوں نے یا ابن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر کے مخاطب کیا ہے۔ حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ جب ایک ظالم بادشاہ کے سامنے لائے گئے تو اُس نے کہا تم ذریۃ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں سے بنگئے پیغمبر علیہ السلام کی اولاد ذرینہ باقی رہی ہی نہیں۔ آپنے فرمایا ہمارا ذریۃ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونا قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اور یہ آیتیں پڑھیں وتلک حجتنا آتینٰہا ابراہیم علی قومہ جب پڑھتے پڑھتے یہاں پہونچے کہ و ذکریا و یحییٰ۔ تو چپ ہو گئے۔ اُسنے کہا آگے کیوں نہیں پڑھتے۔ وعیسیٰ والیاس تو آپ نے فرمایا عیسےٰ علیہ السلام صدہا پشتوں کے بعد مریم کے پیٹ سے پیدا ہو کر ذریۃ ابراہیم علیہ السلام میں شمار کئے جاتے ہین۔ ہماری مان (حضرت فاطمہ خاتون جنت) کا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک واسطہ بھی نہین تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد ذریۃ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہ ہونگے۔ چونکہ اس ضعف اسلام کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ حرمت فرزندان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور عزت اولاد بتول میں نہایت سہل انگاری سے کام لے رہے ہین۔ اور آداب اہلبیت کو مدنظر نہین رکھتے۔ اتنا نہین سمجھتے کہ یہ کسکی اولاد ہین اور ان کے کیا کیا حقوق شرعیہ ہم پر واجب ہین۔ اسلیئے خاکسار خاکپائے آل رسولؐ امجد ابو عبید اللہ احمد نے بطور نمونہ از خروار و قطرہ از دریائے ذخار فضائل اہلبیت کو اُردو زبان میں لکھا تاکہ عوام اسکو پڑھکر محبت سادات اور مودت آل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دامن دل کو جواہر ایمان اور نقود ایقان سے مالا مال کرین۔ اپنی کم بضاعتی کے اقرار کے ساتھ ارباب علم کی خدمتین نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اگر کہین خطا واقع ہوئی ہو تصفح اور اصلاح سے مدد فرمائین۔ الآن نشرع فی المقصود ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ وصل علی حبیبک خیر الانام وعلی آلہ الکرام وصحابہ العظام۔

رباعی

احمد ز دست وست بداماں مصطفےٰ
دست دگر بدامن اصحاب انمار
در اہلبیت حشر شوم گر عجب مدار
با اولیاست حشر محبان اولیاء
آل النبی ذریعتی وہم الیہ وسیلتی
ارجو بہم اعطی غدا بید الیمین صحیفتی

رباعی

ای گمرہ وادئ قیاس و برہان
در معرفت کلی و جزئیے حیران
کبریٰ ست ولایت و نبوت صغرے
زاین ہر دو نتیجہ آل احمد دادان

فضل

جاننا چاہئے کہ سید پاک پروردگار کا وصفی نام ہے اور حقیقت مین سید وہی ہے کہ السید ہو اللہ الحدیث
پہر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو محبوب پروردگار اور متخلق باخلاق کردگار تھے یہ نام بطور لقب عطا ہوا۔ کہ
انا سید الاولین والآخرین۔ انا سید ولد آدم ولا فخر الحدیث۔ اور حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ضمن
مین فاطمہ اور حسنین اور اونکی اولاد تا قیام قیامت اس وصف سے موصوف ہے اور سیادت صوری میں سب ذریتہ
رسولؐ مساوی ہین۔ مگر سیادت معنوی جسکو امامت کہا کرتے ہیں وہ ایک منصب ہے جو خواص سادات کو ملتا ہے جیسے
دوازدہ امام علی جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور ایسے ہی ہر زمانہ مین انہین سے ایک ایک کو یہ منصب عطا ہوتا ہے
اور انکی تابعداری بلا امتیاز غوث اور قطب سب پر لازم ہے اسی واسطے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے
بہ تبعیت امام حسنؓ تلوار نیام مین رکھی **ف** انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضل خلفاء اربعہ رسول علیہ السلام
بترتیب خلافت متفق علیہ اور اجماعی امر ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بزرگی مین آل رسول علیہ السلام کی بزرگی
ہے کہ انکے صاحبزادے ایسے درجہ کے ہین مقابلہ مین لاکر ایک کو فاضل دوسرے کو مفضول قرار دینا ایک ظاہری
جھگڑے ہین وہ سب ایک ہی مشکوٰۃ سے ہین۔ خوارج اور روافض اسی مین منہمک ہو کر ایمان سے ہاتھ
دھو بیٹھے۔ یہ نہین سمجھتے کہ وہ حضرات سب اپنے اپنے درجون مین افضل اور اکرم اور اشرف تھے صحاح ستہ
اور اور حدیث شریف کی کتابین فضائل امت اور اولیاء اور صحابہ اور اہلبیت اور آل سے پر ہین ہر فرد اپنے اپنے درجہ
مین ممتاز ہے اور خاص خاص خواص ہین جو ہر ایک کو حاصل ہین دوسرا شریک نہین۔ مثلاً خلافت۔ صحبت۔
ختنیت۔ سیادت اور فرزندیت بتول الے غیر ذالک۔ سب حضرات کی تعظیم اور تکریم مین ہرگز ہرگز کسی نوع کا فرق نہ
لانا چاہئے۔ انکے مشاجرات کو نصوص قطعیہ کے سامنے وقعت ہی کیا ہے۔ کیسا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ کے حواری
انکے خلیفہ مانے جائین۔ اور رسولؐ کے صحابہ کرام خلیفہ نہ مانے جائین۔ اور رسول علیہ السلام رسول گردانے جائین
اعاذنا اللہ وجمیع المومنین من ذالک۔ اور کیا ہی برا اعتقاد ہے کہ ابراہیمؑ کی دعا برکت انکی اولاد کے حق مین
مقبول سمجھی جاوے۔ اور اونکی اولاد کے لئے امامت اور رسالت مسلم سمجھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی دعا کہ اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کیطرف توجہ نہ ہو اور شرف سیادت اور امامت سے انکار ہے۔ ہر چند
نبوت منقطع ہوگئی خلفاء اربعہ رضوان علیہم اجمعین خلیفہ اور نائب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور ہر چند وحی

ہوئی حضرات آئمہ مستفیض از فیوض وحی ہیں۔ دیکھو سب سلسلے فقراء و اہل اللہ کے انہیں حضرات کو جا ملتے ہیں:

فصل

اہل و عیال کو آل کہتے ہیں۔ اور کبھی فرمانبردار کو بھی آل کہدیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کل تقی آلی آلی من سلک طریقی۔ ان معنون سے سب مسلمان بلا تفریق آل میں داخل ہیں۔ جیسے بادشاہ رعایا کو کہدیتے ہیں یہ ہمارے فرزند ہیں یعنی اُمت مرحومہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد سے تشبیہ دی۔ کما ہو مقتضا رحمۃ للعالمین۔ لیکن مشبہ کو جو مشبہ پر فضیلت ہے وہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے بہرحال حقیقت حقیقت ہے اور مجاز مجاز۔ ف جاننا چاہئے کہ حقیقۃً اور مجازاً لغۃً اور اصطلاحۃً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے مراد ذریۃ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دیکھو جب درود شریف میں سب حضرات کبار کو شامل کرنا ہوتا ہے تو آل کے بعد و صحابہ واتباعہ کا لفظ بڑھاتے ہیں۔ گو بعض جگہ آل سے قوم مراد لیا گیا ہے جیسے واغرقنا آل فرعون۔ مگر جب ماصدق علیہ حقیقتاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں موجود ہے مجاز سے تعبیر نہیں کیجاتی ہاں بعض علمائے آل کے معنے اہل کیلئے ہیں یعنی جنپر صدقہ حرام ہے۔ مگر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ نے کہا ہے اہلبیت آپکی اولاد اور ازواج ہیں اور حضرت علی ان میں داخل ہیں۔ حدیث کساء اور آیہ مباہلہ و شاہد عدل ہیں ف اہلبیت کا ترجمہ ہے صاحبان خانہ ہجدی ممبرون کو بھی خاندان کہا جاتا ہے۔ ان معنون سے بنو ہاشم اہلبیت ہیں اور صدقہ اُنپر حرام ہے۔ اور صاحبان خانہ میں کبھی خادم بھی شمار ہو جاتے ہیں۔ جیسے حدیث السلمان منا اہل البیت اور حقیقت میں اہلبیت ازواج اور فرزند ہیں۔ آیت مباہلہ سے حسنینؓ اور اُنکے والدین کیطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرماکر فرمایا۔ اللّٰہم ہؤلاء اہل بیتی حضرت علیؓ کو انفسنا کے لفظ سے جو شرف حاصل ہے وہ اُنہی کا حصہ ہے فتدبر۔ ف جاننا چاہئے کہ بیٹا مظہر ذات ہوتا ہے اور بیٹی مظہر صفات۔ جب نبوت آپ پر ختم تھی آپکے بیٹے طفولیت ہی میں فوت ہو گئے کیونکہ آپنے سب درجات الکمال ختم کردئے تھے بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور نعمت تمام ہو چکی تھی بمصداق۔ واتممت علیکم نعمتی۔ اسی لئے آپنے فرمایا۔ لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ کوئی درجہ کمال باقی نہ تھا جسکے استکمال کیلئے آپ کی نرینہ اولاد زندہ رہتی۔ ہاں جب نبوت ختم ہوئی۔ پروردگار نے مظہر صفات نبوت اور اوسکی اولاد کو قیامت تک باقی رکھا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور ظہور کمالات بند نہ رہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اصلاح اور ہدایت امت کیلئے دو رکن مقرر

فرمائے۔ کہ کتاب اللہ و عترتی اور تین دفعہ فرمایا میں تمکو اپنے اہلبیت کے بارے میں خدا کا خوف یاد دلاتا ہوں
جاننا چاہئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریۃ کو سلف سے خلف تک یا ابن رسول اللہ کے لقب سے
لوگ مخاطب کرتے آئے ہیں اور کرتے ہیں اور کرینگے ؛

فصل

صلوٰۃ اور سلام کا لفظ علماء اہلسنت والجماعت کے نزدیک انبیاء سے مخصوص ہے۔ اور اوروں پر بالتبع
کہا جاتا ہے جیسے کہ سب صیغہ درود شریف کے اسبات پر دال ہیں۔ بعض علمائنے آل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیلئے بھی جائز رکھا ہے کیونکہ وہ بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جزو اور کبد اور فلذہ ہیں مگر
جمہور علماء کا قول ہے کہ نبوت اور ولایت کے رتبہ کیلئے صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء پر کہنا چاہئے اور رضی اللہ عنہ
ذریتہ رسول کیلئے۔ بہتر یہ ہے کہ جب کسیکا اہلبیت سے نام لیوے تو علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہہ
لیوے۔ کیونکہ تقاضائے ادب اور محبت یہی ہے ف قرآن شریف سے اتنا ثابت ہے کہ اوروں پر بھی
صلوٰۃ کا اطلاق آیا ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ عام مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ ہو الذی یصلی علیکم و
ملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور۔ وکان بالمومنین رحیما۔ مگر اصل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا یعنے علی جدہ
یا علی ابیہ ذکر کیا جاوے بتذکیر ضمیر یا تانیث علی وفق من یصلی علیہ۔ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ صحابہ رض
نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوٰۃ علیکم اہل البیت آہ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خداوند کریم نے ہمکو التحیات میں آپ پر سلام کہنے کا طریق تو سکھلا دیا۔ اب فرمائیے کہ درود آپ پر
آپ کی اہلبیت اور اولاد پر کسطرح بھیجا جاوے۔ تو آپنے فرمایا پڑھا کرو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراہیم وعلے آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلے
آل ابراہیم انک حمید مجید۔ ایسا ہی حضرات صحابہ کرام کا نام جب لیوے رضی اللہ عنہ کہے۔ یا یوں کہے
علے نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مگر نماز میں باتباع سنت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذکر آل ہی
پر اکتفا چاہئے کیونکہ یہاں تشبیہ ہے دعاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یعنی بار خدایا جیسے تو نے
برکت اور رحمت ابراہیم علیہ السلام پر اور اوسکی اولاد پر نازل فرمائی ہے ایسے ہی ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی اولاد پر نازل فرمائے ف کسی درود شریف کی روایت میں تقدم لفظ

اصحاب کا آل پر نہین دیکھا گیا اور علیہ التحیۃ والثنا کا لفظ افراد آل رسول علیہ السلام کے ساتھ کہنا مضائقہ نہین۔ اگرچہ اسکے معنے سلام کے ہین۔ مگر دیکھو خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا۔ پس جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ اور کا لجز ہین اور جنکی شان مین آیت تطہیر نازل ہے اُنکے نامون کے ساتھ ان الفاظ کا ذکر کرنا سوء ادب نہ سمجھنا چاہیئے ف حدیث شریف مین ہے۔ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا۔ اور آیت مین ہے واتوا البیوت من ابوابہا۔ یہ حدیث صحیح اور نص صریح دال ہے کہ علوم باطنیہ کا معدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین کشف علوم کونیہ والٓہیہ آپکے توسل کے بغیر متعذر ہے جیسا داخل ہونا شہر مین بدون دروازہ کے متعسر ہے ؎

شعر

لکھوں کیا منقبت شیر خدا کا
علی اعلےٰ درِ خیبر کشا کا

زیادہ فہم و فکر و عقل سے ہے
مناقب ابن عم مصطفا کا

علیؑ ہے پیشوا ہادی و مولےٰ
تمامی اُمت خیر الورا ے کا

درِ حیدر کا جو کوئی گدا ہو
نہ ہو محتاج وہ ظل ہما کا

کہین کیونکر نہ ہم مولی علیؑ کو
کہ ہے ارشاد ختم الانبیا ر کا

شرف کحل الجواہر پر رکھے ہے
یہ رُتبہ ہے علیؑ کی خاک پا کا

تولد وہ ہوئے کعبہ کے اندر
عجب رُتبہ ہے شاہِ لافتا کا

ہوا اس سے منور قصر عرفان
وہ ہے سلطان ملک اولیا ر کا

فضائل ہل اتی سے ہے ہویدا
سزاوار خطاب قل کفی کا

یہ عاجز تو گدائے خاک یا ہے
جناب مستطاب مرتضا کا

جاننا چاہیے کہ جب خداوند کریم نے چاہا کہ منصب امامت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرماوے تو فرمایا انی جاعلک للناس اماما۔ آپ نے عرض کی ومن ذریتی۔ یہ دعا آپ کی قبول ہوئی۔ اور حضرت اسمعیل اسحٰق یعقوب یوسف وغیرہ ہزارہا انبیا علیہم السلام آپ کی اولاد سے پیدا ہوئے اور یہ امامت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوئی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جد امجد ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر فیض امامت کے جاری رکھنے کیلئے سادات بنی فاطمہ کے حق مین دعا کی۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت

علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمیدٌ مجید۔ اور اُمت کو ہر نماز میں۔ نماز خواہ فرض ہو یا نفل خواہ نماز جنازہ ہو یا عید۔ یہ دعا پڑہنے کا حکم دیا۔ خدائے کریم نے یہ دعا قبول فرمائی اور آپکی ذریّت سے دوازدہ امام اور اولیاء عظام و اصفیاء کرام پیدا کئیے یہانتک کہ اس فیض کا ختم مہدی موعود پر ہوگا رضی اللہ عنہ **ف** راقم ابو عبید اللہ احمد بخش عفی عنہ کہتا ہے یہ ہرگز خیال نہ کرنا چاہئے کہ اس عبارت میں کہ کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم بموجب قاعدہ تشبیہ کے مشبہ بہ کو مشبہ پر زیادتی ہوتی ہے اور یہاں بھی وہی ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہاں تشبیہ فقط انزال صلوٰۃ میں ہے کمیت اور کیفیت صلوٰۃ میں نہیں ہے کما لا یخفیٰ علیٰ من طالع اسفار الاحادیث وشروحہا ؛

فصل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اولاد پر درود بھیجنا مامور بہ ہے۔ اور فرض ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا مجھپر ناقص درود مت بھیجا کرو صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ناقص درود سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ اللّٰہم صلّ علیٰ محمد کہکر بس نہ کرو بلکہ کہا کرو۔ اللّٰہم صلّ علیٰ محمدٍ وعلےٰ آلِ محمدٍ۔

نقل ایک محدث اپنی کتاب میں صلی اللہ علیہ وسلّم لکھا کرتے تھے۔ اور آل کا لفظ چھوڑ جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں درود کو کیوں کامل نہیں کرتا جب وہ بیدار ہوئے تو سمجھ گئے اور پھر ایسا نہ کیا **ف** جب یہ آیت اُتری۔ انّ اللہ وملائکتہ یصلّون علی النبیّ یا ایہا الّذین آمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم کس طرح درود بھیجا کریں۔ فرمایا۔ اللّٰہم صلّ علیٰ محمدٍ وعلےٰ آلِ محمدٍ۔ انک حمیدٌ مجید تک۔ امام شافعیؒ نے اس آیت اور سوال صحابہ اور جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو سند ٹھراکر درود تشہد کو فرض کہا ہے۔ ان کا شعر ہے ؎

کفاکم من عظیم القدر انکم	
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہٗ	

راقم کہتا ہے (ابو عبید اللہ احمد بخش عفی عنہٗ) حنفی مذہب میں بھی یہی ہے کہ لا صلوٰۃ لہٗ یعنی اسکی نماز کامل نہیں ہوتی جیسے لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد **فائدۂ جلیلہ** امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی اولاد پانچ امور میں آپ سے مساوی ہیں (۱) سلام میں السلام علیک ایہا النبیّ۔ السّلام علیٰ آل یاسین۔ (۲) صلوٰۃ میں اللّٰہم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ (۳) طہارت میں طٰہٰ۔ یعنے طاہر۔ ویطہرکم تطہیرا۔ (۴)

تحریم صدقہ مین (آ ۵) محبت مین فاتبعونی یحببکم اللہ۔ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ؏

فصل

آیت تطہیر یعنے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا جس وقت نازل ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین رض اور اونکے والدین رض کو اپنی سبز کملی مین داخل فرمایا اور یہ واقع حضرت ام سلمہ رض کے گھر مبارک مین وقوع مین آیا۔ اس وقت آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ آلہی یہ میرے اہلبیت ہین بار خدایا جو ان سے محبت رکھے تو اُس سے محبت رکھ۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے تو اُسکو دشمن رکھ۔ پھر فرمایا یہ آل محمد ہین پس اپنی خاص رحمتین اور برکتین آل محمد پر نازل کر تحقیق تو سراہا ہوا اور بزرگ ہے یہ واقع کئی بار واقع ہوا ہے حضرت ام سلمہ رض کے گھر مین بھی اور حضرت خاتون جنت رض کے کاشانہ دولت مین بھی۔ چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ آپنے اپنی بقیہ بنات اور اونکے ازواج کو اور اپنے اقارب کو بھی شامل کیا۔ امام ثعلبی رح فرماتے ہین کہ آیت تطہیر مین جمیع اولاد ہاشم داخل ہین ف پوشیدہ نہے کہ کلمہ انما حصر کیلئے ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ خدا ے پاک کا یہی ارادہ ہے کہ اہلبیت کو گناہون اور اخلاق واحوال مذمومہ سے اپنی مغفرت کے ساتھ پاک کرے۔ عارف جامی رح فرماتے ہین۔ **شعر**

معنئ انما یرید اللہ
آن بود پیش عارف آگاہ

کہ خدا را ز لوث رجس و فساد
ہست تطہیر اہل بیت مراد

چون بود رجس زلت وعصیان
نیست تطہیر آن بجز غفران

پس ہمہ اہلبیت مغفور اند
واز عقوبات اُخروی دور اند

از گنہ چون بری ست فطرت شان
نتوان بہر آن مذمت شان

اختر برج شرع و ایمان اند
گوہر درج صدق و احسان اند

بہر مند اند از نبی و بنیہ
کالو لد گفتہ اند سر ابیہ

ہمہ جزو اند زان چراغ سبل
ہست در جزو شمۂ از کل

آمد آن شمہ مایۂ تاثیر
جزو ہمچون کل ست زان اکسیر

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل عبا مین داخل تھے۔ جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام کو بھی داخل فرمایا

کمالایخفی علی الماہر بفن الاحادیث - حدیث شریف مین ہے جسنے میری قرابت کو ایذا دیا پس تحقیق اُسنے مجھکو ایذا دیا اور جس نے مجھکو ایذا دیا اُسنے اللہ تعالیٰ کو ایذا دیا - اور فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جبتک آدمی مجھسے محبت نہ رکھے اسکا ایمان صحیح نہین ہے اور میری محبت جب ہی ثابت ہوگی کہ میرے اہلبیت سے محبت رکھے اور اونکو اپنی جان سے عزیز سمجھے ؛

فصل

محبت اہلبیت کی فرض ہے - اور جب محبت فرض ہوئی تو اطاعت واجب ٹھہری ع ان المحب لمن یحب مطیع ؛ حدیث مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین تم مین دو امر چھوڑے جاتا ہون - ایک قرآن دوسرے اپنی آل اور یہ دونون جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئینگے ف - پس جیسے قرآن کی محبت خدا کی نشانی ہے ایسے ہی اہلبیت کی محبت رسول علیہ السلام کی محبت کی نشانی ہے - جاننا چاہیئے کہ جو شخص سیادت کا دعویٰ کرے اوسکا ادب واجب ہے تجسس مین پڑنا حرام ہے - اتنا خیال تو ضرور کرے کہ تبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کس درجہ تک ہے - اور محبون کیلئے تو ان اشیار کی محبت اور ادب عین ایمان ہے - پھر جب بیجان چیزین جنکو حضرت رسولکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک یا دو دفعہ ظاہری مساس ہوا ہو اس درجہ کو پہنچین تو بھائیو خیال کرو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پارہ اور اجزائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کس درجہ پر ہونی چاہیئے - جیسے مومن گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے کافر نہین ہوتا سید بھی فسق کے سبب سیادت سے خارج نہین ہوتا - گوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس ست و غبار اگر بر آسمان رود ہمان خسیس ؎

	اگر صادقی و مومن کامل براہ دین احمد چو تو گرفتہ داماں اہلبیت		حب نبی و آل نبی را تو بر گزین ظل خدا بحشر شود بر سرت یقین	

یہ قول جو مشہور ہے - الصالحین للہ والطالحین لی - اسکا مضمون احادیث مین موجود ہے - کمالایخفی علی الماہر بعلم الحدیث - اور یہ جو مشہور ہے کہ ؎ بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست - یہ اُنکے لئے ہے نہ ہمارے لئے - حضرات سادات کرام کو ضروری ہے کہ بفحوائے آیہ کریمہ ان اکرمکم عنداللہ اتقٰکم - اس مصراع کا مضمون لوح دل پر ثبت فرمائین - مگر ہمکو برابر اُنکی خدمت مین دست بستہ رہنا چاہیئے پیغمبر علیہ السلام نے حضرت خاتون جنت کو فرمادیا لا اتکلی بنت رسول اللہ اعملی اعملی - مگر اُمت کو بلا استثنار انکی محبت کرنا فرمایا - راقم کہتا ہے

ا احمد بخش عفی عنہ واعظ جامع امرتسر۔ بعض لوگ نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کی مثال دیکر اپنا عقیدہ ظاہر کیا کرتے ہین۔ سو وہ تو قطعی کافر تھا۔ ماشاء اللہ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ کوئی سید روئے زمین پر ایسا نہ ہوگا کہ پیغمبر علیہ السلام کے دین سے آبی ہوئے **ف** اگر کوئی سید شرعاً مستحق حد وجنایت ہووے تو ہمکو لازم نہین کہ اوسکی حرمت اور تعظیم مین فرق لائین۔ والد اپنی اولاد کو تادیب کرے تو اس سے لازم نہین آتا کہ اور لوگ بھی اوسکو ذلیل اور رسوا کرین دونو باتون مین بڑا فرق ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو بے ادبی یا عداوت اور استخفاف لوگ سادات سے کرینگے وہ سب کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرینگے۔ سادات کا گھربار دین ایمان لحمہ لحمی سب محمدی ہے۔ اگر کوئی شخص تعصب سے منکر ہے تو اسکو کہہ دو۔ پہلے زمانہ مین تجھسے بڑھ چڑھکر متعصب گذر چکے ہین۔ وقتلہم الانبیاء بغیر حق وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؎

فصل

عداوت اولاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عین عداوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اور ایسا ہی انکی عداوت عداوت ہے ایمان سے۔ حدیث شریف مین آیا ہے اللہ اللہ فی اہل بیتی۔ خدا سے ڈرو۔ خدا سے ڈرو۔ میرے اہلبیت کے بارہ مین۔ اور حسنین رضی اللہ عنہما کی شان مین فرمایا جو انسے محبت رکھیگا اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو ان سے بغض رکھے اسنے مجھسے دشمنی کی صحیح بخاری **ف**۔ ماثبت حکمہ للاصل ثبت حکمہ للفرع۔ جو حکم اصل کیلئے ثابت ہوتا ہے وہ فرع کیلئے بھی ثابت ہوتا ہے ؎

نقل حضرت علی خواص رح فرماتے ہیں۔ ادب یہ ہے کہ اگر شریف ہم پر ظلم کرے تو ہم اسکو منجملہ مقادیر الہیہ کے سمجھکر راضی رہیں۔ اگر رضا پر قدرت نہ ہو تو صبر کرین۔ اگر صبر نہ ہوسکے تو خدائے پاک سے طلب صبر کرین۔ کیونکہ مقادیر الٰہی پر سخط کرنا حرام ہے اور شریف بضعہ رسول ہے۔ وللجزء من الحرمۃ والتعظیم ما للاصل۔ جیسے حرمت اور تعظیم اصل کے لئے ہے وہ جز کیلئے ثابت ہے ؎

فصل

قولہ تعالےٰ۔ وقفوہم انہم مسئولون ترجمہ۔ ان کو ٹھرالو تحقیق وہ پوچھے جائینگے۔ اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہر مومن سے سوال ہوگا کیا تو نے اہلبیت سے اپنے رسول کی وصیت کے موجب

کماحقہ محبت اور موالات کی ہے یانہین روایت ہے۔ زید بن ارقم رضہ سے کہ رسول علیہ السلام نے خطبہ مین بعد حمد و ثنا کے فرمایا۔ مین بھی انسان ہون مجھکو بھی خدا کا پیغام (موت) آنیوالا ہے اور مین جانیوالا ہون ہین دو امر تم مین چھوڑے جاتا ہون۔ ایک قرآن جس مین ہدایت اور نور ہے اسکو پنجہ مارو۔ ور قرآن پر عمل کرنیکی لوگون کو حرص اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسرے میرے اہلبیت اور تین بار فرمایا کہ مین اپنے اہلبیت کے بارے مین تمہین خوف خدا یاد دلاتا ہون۔ حضرت زید بن ارقم رضہ نے اس حدیث کی تفسیر مین فرمایا کہ اہلبیت آل علی آل جعفر آل عقیل آل عباس ہین جنپر کہ صدقہ حرام ہے۔ اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہے۔ کتاب اللہ و سنتی۔ یعنی قرآن اور حدیث تو اس مجموعے سے معلوم ہوا کہ آپ نے قرآن حدیث اور اہلبیت کو اپنے پیچھے چھوڑ کر انکے حق ادا کرنیکی وصیت فرمائی۔ راقم کہتا ہے۔ علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تینون قرآن اور حدیث اور اہلبیت قیامت تک باقی رہینگے۔ اور اس حدیث کو حجۃ الوداع اور مرض الموت اور غدیر خم و دیگر مواضع مین بہ تکرار فرماکر امت پر حجت قائم کی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ آخرین کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت تھی۔ امت کو اپنی آل اور اہلبیت کے بارے مین۔ اور طبرانی نے حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص تین امر نگاہ رکھیگا خدا اسکے دین اور دنیا کو نگاہ رکھیگا۔ اور جو شخص انہین نگاہ نہ رکھیگا خدا اسکے دین اور دنیا کو نگاہ نہ رکھیگا۔ حرمت اسلام۔ حرمت رسولؐ۔ حرمت رحم رسولؐ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین لوگو اہلبیت مین رسولؐ کے حق کی حفاظت کرو۔ انکو ایذا مت دو۔ اور حدیث مین ہے میرے اہلبیت سے بھلائی کرو مین انکی طرف سے کل تمہارے ساتھ جھگڑونگا اور جس سے مین جھگڑونگا وہ داخل دوزخ ہوگا۔ رواہ ابن سعد۔ اور حدیث مین آیا ہے۔ مین اور میرے اہلبیت جنت کا شجرہ ہین جسکی شاخین دنیا مین ہین پس جو چاہے خدا کی طرف راہ اختیار کرے۔ حدیث مین ہے اہلبیت اور انصار انکے محسن سے قبول کرو۔ اور انکے گنہگار سے درگذر کرو۔ علماء رحمہم اللہ نے لکھا ہے کہ یہ درگذر غیر حدود مین ہے ؛

فصل

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا کی تفسیر مین فرماتے تھے کہ حبل اللہ ہم ہین اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ۔ ام یحسدون الناس علی ما آتاہم اللہ من فضلہ کی تفسیر مین

فرماتے تھے کہ وہ لوگ ہم ہین - حدیث مین آیا ہے - ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہین اور میرے اہلبیت امان اہل زمین ہین سو جب ستارے چلے جاوینگے آسمان فنا ہو جاویگا - اور جب میرے اہلبیت چلے جاوینگے زمین فنا ہو جاویگی - اور یہی ہے مطلب اس آیت کا - وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی خدا تیری اُمت پر عذاب نازل کریگا جبتک تو ان مین رہیگا یا تیری اولاد جو وہ بھی تیری ہی جزو ہی فان للفرع حکم الاصل - شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے تفسیر عزیزی مین وہ حدیث جسمین حضرت علی مرتضیٰ کو رضی اللہ عنہ حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ سے مشابہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ پہلی اُمتون کا اشقی قاتل ناقہ تھا اور میری اُمت کا اشقی قاتل مرتضیٰؓ - بیان کرکے اعتراض کیا ہے کہ ناقہ کی قتل پر عذاب اُترا اور حضرت علیؓ کی شہادت پر کیون عذاب نہ اُترا - جواب مین یہی لکھا ہے کہ اس ناقۃ اللہ یعنی حضرت علی مرتضیٰؓ کی اولاد تا قیامت باقی ہے اور اس ناقہ صالحؑ کا بچہ غائب ہو گیا تھا - چنانچہ اس حدیث مین جسکے راوی ابوذرؓ ہین - کہ آپ نے فرمایا میری اور میری اولاد کی مثال نوحؑ کی کشتی کی مانند ہے جو اسمین سوار ہوا دوزخ سے نجات پا گیا - اور جس نے تخلف کیا ہلاک ہوا ؎

اہل بیت احمد مختار کی کیا شان ہے ‌‌ ‌ ‌ انکی ذات پاک بیشک کشتی طوفان ہے
دامن آل نبی احمدؐ ہے جسکے ہاتھ مین ‌ ‌ ‌ ساحل مقصود اُسکے واسطے آسان ہے
کیون نہو خورشید محشر سے امان اسکو بھلا ‌ ‌ ‌ جسکے سر پر حب اہلبیت کا دامان ہے
مومنون کو حب آل سید ابرار کی ‌ ‌ ‌ دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

ف - حدیث اہل بیتی امان اہل الارض مین سب اہل بیت مراد ہین بیشک خدا تعالےٰ نے ساری دنیا کو رسول علیہ السلام کیلئے پیدا کیا اور اسکا دوام آپ کے دوام اور اہلبیت کے دوام سے وابستہ کیا کیونکہ اہلبیت بہت اُمور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانند ہین کما مرّ آنفا - حدیث مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا الٰہی وہ (اہلبیت) میرے ہین اور مین اُنکا ہون - اور سب اہلبیت بسبب حضرت خاتون جنتؓ کے آپکا بضعہ ہین - حدیث مین ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن حوض کوثر پر میری آل اور اونکے دوست اسطرح آوینگے - یہ فرماکر آپنے سبابہ اور وسطیٰ کو جمع فرمایا - کہ المرء مع من احب - راقم الحروف کا بال بال بزبان حال اس مقال سے مترنم ہے ؎

گشت روغن چراغ من زین زیت ‌ ‌ ‌ ہمچو سلمان شدم ز اہل البیت

حبل اللہ ہم ہین - اور حضرت امام باقرؓ سے ام یحسدون الناس علیٰ ما آتاہم اللہ من فضلہ کی تفسیر

صحیح حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے حسنین اور اونکے والدین رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جو ان سے محبت کریگا میرے ساتھ میرے درجہ مین جنت مین ہوگا یعنی اوسکو میرے ساتھ نہایت درجہ کا قرب حاصل ہوگا **ف** آیہ کریمہ۔ وانی غفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اہتدی۔ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اہتدی سے مراد راہ پانا ہے بطرف آل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ **روایت** حدیث مین ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مین اور فاطمہؓ اور حسنینؓ سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ اسوقت حضرت علیؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے دوستدار فرمایا وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہونگے **ف** یہان دوستدارون سے مراد اہلسنت والجماعت ہین کیونکہ صحابہ کرام کا بغض مؤمن کے دل مین نہین ہوتا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ فرماتے تھے کہ میری محبت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کا بغض جمع نہین ہوتے۔ کیونکہ یہ دونو ضدین ہین ؛

فصل

جب یہ آیت اُتری۔ فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ تو آنحضرت علیہ السلام نے فاطمہ حسنین علی رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے لیا۔ انفسنا آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ مراد ہین ابناء سے حسنینؓ نساء سے فاطمہؓ تفسیر کشاف مین ہے کہ اس سے بڑھکر فضل اہلبیت مین کوئی دلیل نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہین حضرات کو ساتھ لیا معلوم ہوا کہ یہ آیت خاص انہین کیلیئے تھی **ف**۔ اس آیت مین یہ دلیل بھی ہے کہ اولاد خاتون جنتؓ یعنی حسنینؓ اور اونکی اولاد الی یوم القیام آپکے ابناء (فرزندارجمند) ہین **روایت** ہے کہ آپنے منبر پر فرمایا کیا حال ہے ان لوگونکا جو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ اور پیوند اسکی قوم کو قیامت مین نفع نہ دیگا قسم ہے پروردگار کی میرا رشتہ اور پیوند دنیا اور آخرت مین صلہ کیا گیا ہے **روایت** جب بربرہ بنت ابولہب ایمان لائے تو لوگون نے کہا ام جمیل اور ابولہب کی لڑکی کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز سے قیامت کو نہ بچاوینگے۔ آپنے سنا۔ رنجیدہ ہوئے۔ اور منبر پر چڑھکر فرمایا۔ کیا لوگ گمان کرتے ہین کہ میرا رحم نفع نہ دیگا۔ ہرگز ایسا نہین ہے۔ جان لو کہ جس نے میرے رحم کو ستایا ہے اُسنے مجھکو ستایا۔ قیامت کے دن مین اسقدر شفاعت کرونگا کہ

شیطان لعین بھی طمع کرے گا۔ اللہ اکبر۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم	صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

ف

یا شفیع المذنبین بر من نگر	موج عصیان برگذشت از فوق سر
لب بجنبان در شفاعت ای کریم	در حق احمد گنہگار و نتیم

ف

بھروسا ہے شفاعت پر ہمارا	ولا ہے قصر جنت گھر ہمارا

روایت۔ حضرت علی مرتضیٰؓ نے اہل شوریٰ سے حلفاً دریافت کیا کہ کیا مجھ سے کوئی زیادہ اقرب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے پاتے ہو جب کہ آپ نے مجکو اپنا نفس اور میرے بیٹون کو اپنے بیٹے اور میری نساء کو اپنی نساء بنایا۔ سب نے بالاتفاق کہا۔ اللھم لا۔ یعنی ہرگز نہیں ؛

فصل

وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم۔ کی تفسیر مین لکھا ہے امام ثعلبیؒ نے حضرت عباسؓ سے نقل کیا کہ اعراف ظہر اط مین سے ہے اور اسپر عباسؓ علیؓ حمزہؓ جعفرؓ طیار ہونگے اپنے دوستون کو چہرہ کی گورنی اور دشمنون کو روسیاہی سے پہچان لیوینگے۔ تفسیر حسینی مین ہے کہ جب یہ آیت اتری قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے خویش کون لوگ ہین جنکی محبت ہم پر فرض کیگئی ہے فرمایا حسنینؓ اور اونکے والدین رضی اللہ عنہم۔ امام بغوی رحہ نے لکھا ہے کہ جب یہ آیت اتری بعض لوگون نے اپنے دلون مین کہا کہ آپ ہمکو اپنی وفات کے بعد انکی محبت پر ابھارتے ہین۔ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لائے۔ یقولون افتری علی اللہ کذبا۔ تب ان لوگون نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپنے سچ فرمایا تھا۔ پھر یہ آیت اتری۔ ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ۔ امام سدی نے انہ لغفور شکور کی تفسیر مین لکھا ہے کہ بخشنے والا ہے گناہان آل رسول کو۔ اور شکور ہے انکی حسنات کو۔ **ف** قل لا اسئلکم کی آیت سے سادات کی محبت کی فرضیت ثابت ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ مین اوار رسالت پر کوئی اجر نہین مانگتا۔ مگر تمہین اپنی قرابت کی

محبت یاد دلاتا ہوں۔ روائیت ہے کہ جب حضرت امام زین العابدینؑ واقعہ کربلا کے بعد دمشق پہونچے تو ایک دمشقی کے مُنہ سے نکلا خدا کا شکر ہے جس نے تمہاری بیخکنی کر دی۔ آپ نے فرمایا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ بولا کہاں۔ فرمایا کہ قل لا اسئلکم الآیۃ بھی پڑھا ہے۔ اُس نے پوچھا القربیٰ تم ہی ہو فرمایا ہاں۔ حضرت شیخ اجل شمس الدینؑ ابن العربی فرماتے ہیں۔ شعر

رائیت ولائی آل طٰہٰ فریضۃ	علی رغم اہل البعد یورثنی القربا
فما طلب المبعوث اجرا علے الہدیٰ	بتبلیغہ الا المودۃ فے القربا

جاننا چاہیئے کہ اس آیت مین۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعلہم الرحمٰن ودا۔ ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہون نے نیک عمل کمائے جلدی رکھیگا خدا اونکی محبت لوگون کے دلون مین اہلبیت کی محبت لوگون کے دلون پر فرض کیگئی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا سے محبت رکھو کیونکہ تمہین رزق دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو کیونکہ خدا مجھ سے محبت رکھتا ہے اور میری اہلبیت سے محبت رکھو کیونکہ وہ مجھے پیارے ہین۔ حدیث مین ہے اپنی اولاد کو رسولؐ اور قرآن اور اہلبیت کی محبت سے تادیب کرو۔ اور فرمایا آپنے قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے تمہارے دلون مین ہرگز ایمان داخل نہ ہوگا جب تک میری اولاد سے محبت نہ رکھوگے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین مومن ہوتا کوئی بندہ جبتک مجھکو اپنی جان سے اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ دوست نہ رکھے۔ روائیت کہ جب ابولہب کی بیٹی توبیہ یا سبیعہ نے ہجرت کی لوگوں نے کہا ہجرت تجھکو فائدہ نہ دیگی کیونکہ تو حمالۃ الحطب کی لڑکی ہے اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان شکایت کی۔ آپ سخت غصہ مین آکر منبر پر چڑھے اور فرمایا کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ مجھکو میرے نسب مین اور میرے ذوالارحام مین ایذا دیتے ہین جس نے مجھکو ایذا دیا اُسنے خدا کو ایذا دیا۔ وقد مرّ۔ ف یہ جو ہم نے لکھا کہ اُس لڑکی کا نام درہ یا سبیعہ تھا۔ علماء نے لکھا کہ ان دونو لڑکیون کے دو وقعہ وقوعہ ہوئے۔ اور فرمایا اہلبیت کی دوستی اختیار کرو۔ پس جو شخص ملیگا خدا سے ہماری دوستی سے (یعنی ہماری محبت پر مریگا) داخل ہوگا جنت مین ہماری شفاعت سے۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے۔ نہ نفع دیگا کسی بندہ کو اسکا عمل مگر ہمارا حق پہچاننے سے۔ اور فرمایا جو شخص میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے گا وہ تین باتون مین سے ایک سے خالی نہین

یا ولد الزنا ہے۔ یا منافق ہے۔ یا ولد الحیض ہے۔ رواہ ابو الشیخ والدیلمی ؁

فصل

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے خلق اور خلق مین نسبت تامہ ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کیلیئے دعائے برکت فرمائی اور وہ قبول ہوئی چنانچہ قرآن شریف سے ثابت ہے ایسا ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کیلیئے دعا فرمائی اور وہ بھی قبول ہوگئی بلکہ تمام اُمت پر لازم ٹھہرا دیا کہ نماز مین میری دعا کو پڑہا کرین اور وہ دعا یہ ہے

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ یہ دعا خاص سادات کیلیئے کی گئی ہے اور اپنی پیاری اُمت کو پہلے ہی التحیات مین شامل کر لیا گیا ہے کہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔ اور یہ تخصیص ہے بعد تعمیم کے کما ہو الظاہر ف آپ کی دعا کی برکت ہے کہ دوازدہ امام اور دیگر اولیاء کرام جیسے سیدنا و مولانا حضرت شیخ سید عبد القادر الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اولاد سے پیدا ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہینگے۔ علم لدنی اور فیض ظاہری باطنی کا دروازہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا کھلا رہیگا۔ جب سے اسلام کا آفتاب چڑہا ہے تب سے نبوت کے فیض کے شہر کا دروازہ بند نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

افلت شموس الاولین وشمسنا	ابداً علی افق العلی لا تغرب

ف جاننا چاہیئے کہ حضرت امام شافعی رہ کے نزدیک یہ دعاء برکت ہر فرد اُمت پر نماز مین پڑھنا فرض ہے۔ وما احسن ما قال رضی اللہ عنہ۔ شعر

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم	فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
وکفی لکم فضلاً علی من غیرکم	من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہٗ

یعنی جو شخص سادات کرام اور آل خیر الانام پر نماز مین درود نہ پڑھے۔ اسکی نماز ہی نہین ہوتی۔ اتنی ہی بزرگی اور شرف کافی ہے۔ اولیاء اُمت پر بھی خواہ کسی درجہ کا ہو انکی محبت لازم ہے۔ غوث ہو خواہ قطب۔ ستارون کو آفتاب سے کیا نسبت ہے۔ منکرین سے کلام نہین ؁

فصل

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اسپر خدا کا سخت عذاب ہو جسنے مجھکو میری آل مین ستایا۔ اور فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ میری اولاد اور میرے رزق مین برکت ہو وہ میرے پسماندوں سے اچھا سلوک کرے ورنہ عمر ابتر ہوگی اور قیامت کو خدا کے سامنے سیہ رو ہو کر آوے گا حضرت ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میری اہلبیت نوح علیہ السلام کی کشتی ہیں جو اسمین سوار ہوا اُسکو نجات ملگئی۔ اور جو ہٹ گیا ہلاک ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا تم مین بہتر وہ ہے جو میری اہلبیت کیلئے بہتر ہو میرے بعد۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا مینے دعا کی کہ جس سے مین رشتہ کروں یا جو شخص مجھ سے رشتہ رکھے قیامت مین جنتی ہووے۔ ابو القاسم ابن البشر رضہ نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مینے دعا کی کہ میری اولاد سے کوئی داخل دوزخ نہ ہو سو خدا تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اولاد سے توحید اور رسالت کا اقرار کریگا اوسکو عذاب نہ ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ جسکو اہلبیت اور صحابہ کی زیادہ محبت ہوگی وہ پل صراط پر زیادہ ثابت قدم رہیگا۔ اور فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے قسم ہی خدا کی کسی کے دل میں ایمان داخل نہین ہوتا جبتک انہین اللہ کے اور میری قرابت کے لحاظ سے دوست نرکھے۔ بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ لوگ قریش کی تابع ہین اس امر (دین) مین انکا مسلمان ان کے مسلمان کے اور انکا کافر انکے کافر کے اور لوگ کانین ہین جو ان مین جاہلیت مین بہت اچھے اسلام مین بھی بہت اچھے ہین جب فقیہہ ہو جائین ؛

ہائے اب کیسا زمانہ آگیا اسلام کی سب رسمین مٹ گئین نہ علماء کی وقعت ہے نہ اہلبیت کی عزت نہ مشائخ کی حرمت ہائے اسلام ہائے اسلام جی چاہتا ہے کہ مین اپنا ترجیع بند جو حضرت حسان بن ثابت کے قصیدہ پر مینے لکھا ہے اس رسالہ مین درج کرکے دلکے پھپولے توڑوں۔ مگر ایک تو یہ کہ وہ سات سو بند کا طویل۔ دوسرا یہ کہ میری بضاعت شعر گوئی نہایت ہی قلیل۔ پھر بھی دو بند لکھکر دل کا بخار نکالتا ہوں۔

تو محبوب جناب کبریا ہے کہوں کیا حال دل اپنا کیا ہے	امام و مقتدا انبیا ہے عجب تقدیر کا اُلجھا پڑا ہے

بھنور ہے اور جہان طوفان بپا ہے
جہاز اُمت کا وہان آکر گھرا ہے
بنایا حق نے تجکو ناخدا ہے
فقط تیری دعا کا آسرا ہے
شہا تو خواب راحت سو رہا ہے
اُٹھا سر دیکھ اب کیا ماجرا ہے
سفینہ مین عجب غوغا پڑا ہے
یہی ڈر ہے کہ اب یہ ڈوبتا ہے
اگر روتا ہے یہ وہ چیختا ہے
ہر اک سرگرم آہ نارسا ہے
کوئی تو سرد سانسین بھر رہا ہے
اِسے فریاد ہے اُسکو بکا ہے
کہین احمد بچارا رو رہا ہے
کہین حسان ثابت کہہ رہا ہے

رسول اللہ ضاق بی الفضاء
وجل الخطب وانقطع الأخبار

تباہی آگئی اُمت مین یکسر
گھٹا غم چھاگئی سر پر برابر
کہین ہے وہریت کا شور اور شر
نکالا ہے کہین نیچر نے آ سر
ترا وہ دین اسے سالار محشر
تھے جس سے کانپتے کسریٰ و قیصر
اعادی کو کیا جس نے برادر
یتیمون پر سکہایا رحم مادر
برابر کردیئے محکوم و داور
نفاق و بغض کی بیل کٹ ٹری چڑ
چلا حلقوم پر کینہ کے خنجر
حسد کے نوچ ڈالے جسنے شہپر
غریب و بینوا ہے اور مضطر
خبر لے اے قسیم حوض کوثر
کہون کیا حال اُمت کا ہے ابتر
سبنہالے سے سنبھل جائے تو بہتر
نہ احمد ہی پُھنکتا ہے پڑا سر
ہر اک فرد بشر کی ہے زبان پر

رجوتک یا ابن آمنۃ لا تنے
محب المحب لہ الرجا ۔ آہ صد آہ

فصل

ابوبکر خوارزمی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور چہرہ مبارک

چودھوین کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ حضرت عبدالرحمانؓ ابن عوف نے سبب پوچھا۔ آپنے فرمایا میرے رب سے
بشارت آئی ہے میرے بھائی اور میرے چچا کے بیٹے (علیؓ) اور میری بیٹی (فاطمہؓ) کے حق مین تحقیق اللہ تعالیٰ
نے علیؓ مرتضیٰ کو فاطمہؓ سے نکاح کردیا اور رضوان خازن جنت کو حکمدیا۔ اسنے شجرہ طوبیٰ کو ہلایا اس سے اتنے
فرمان (بریت نامہ دوزخ کی آگ سے) گرے جتنے میری اُمت مین میرے خاندان کے محب ہین اور اتنے
ہی نوری فرشتے طوبا کے نیچے پیدا کیئے گئے جنکے ہاتھون مین وہ برارت نامہ دیئے جائینگے جب
قیامت ہوگی وہ فرشتے عرصات مین محبان اہلبیت کو پکارینگے اور ہر ایک کو برات نامہ دینگے جسمین
اسکی آزادی دوزخ سے لکھی ہوگی۔ پس میرا بھائی اور میری بیٹی میری اُمت کے مردون اور عورتون کی
آزادی کا باعث ہوئے آتش جہنم سے۔ اور فرمایا آپنے نہین دوست رکھتا اہلبیت کو مگر مومن تقی
اور نہین دشمن رکھتا انکو مگر منافق بدبخت اور شقی۔ اور حدیث مین ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات
کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے نہ دشمن رکھیگا کوئی میری اہلبیت کو مگر داخل ہوگا آگ جہنم مین۔ امام
احمد حنبلؒ نے ابو دجانہؓ سے روایت کی کہ کوفہ مین ایک شخص نے امام حسینؓ کے سر کیطرف اشارہ کرکے کہا
کہ لوگو دیکھو فاسق کے بیٹے فاسق کو خدا نے قتل کیا۔ فوراً دو ستارے آسمان سے ٹوٹ پڑے اور اُس بدبخت
کی دونو آنکھوں کو اندھا کردیا۔ ف بیہقیؒ اور بغویؒ نے تصریح کی ہے کہ محبت آل رسول صلعم کی فرض عین ہے
اور اونکا بغض حرام ہے اور شقی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی اولاد اور چہار یار اور بقیہ
صحابہ کبار کی اولاد کو اسی نظر سے دیکھنا واجب ہے جیسے اُن کے آبا کرام کی طرف۔ ہان جو شخص
اہلبیت کرام اور سادات عظام مین سے فاسق ہو اسکے افعال کو مبغوض رکھے نہ کہ اونکی ذوات کو۔ کیونکہ
وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے بضعہ و جگر پارہ ہاین۔ اگرچہ اُن مین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم
مین کئی پشتین گذر گئی ہون ف جب علماء کرام نے مدینہ منورہ کے رہنے والون کی تعظیم احادیث سے
ثابت فرمائی اگرچہ اُنسے بدعت سرزد ہو واسطے رعایت حرمت جوار احمد مختار کے (صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم)
پھر اسی پر خیال کرنا چاہیئے ذریۃ رسول اور اولاد بتول کو۔ اگرچہ کیسے ہی واسطے انکے پیچھین ہون۔ امام بغوی
نے آیت وکان ابوھما صالحا کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اب صالح اُن یتیمون کی ساتوین پشت مین تھا اور ایسا ہی
فرمایا ہے امام جعفر صادقؓ نے کہ اسکے حقوق کی رعایت اور حفاظت ان یتیمون کی ہی ہے رعایت اور
حفاظت کرو۔ پاک پروردگار نے اُن یتیمون کی حفاظت اور رعایت کیلئے جو مرد صالح کی اولاد سے تھے

موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو بھیجدیا کہ اُن کا حق ضائع نہ ہووے تو پھر اولاد سید الاولین اور آخرین کا حق کس درجہ تک ہوگا۔ اور حدیث مین ہے کہ جو شخص توسل پکڑنا چاہے میری طرف اور مجھ سے احسان کرنا چاہے تاکہ مین قیامت کے دن اوسکی شفاعت کرون پس میرے اہلبیت سے پیوند جوڑے اور اُنکو خوش رکھے روایت ہے کہ ایک وزامیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضؓ سے کہا چلو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کرین جب اُنسے کچھہ دیری ہوئی تو فرمایا تمہین معلوم نہین کہ بنی ہاشم کی عیادت فرض ہے اور اونکی زیارت نافلہ اور مستحب خطیب نے مرفوعًا روایت کی ہے کہ آدمی آدمی کی تعظیم کیلئے کھڑا ہووے۔ مگر اولاد ہاشم کہ وہ کسی کے لئے نہ کھڑے ہوں حدیث مین آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین قیامت کے دن چار شخصونکی سفارش ضرور کرونگا (۱) سادات کی تعظیم کرنیوالا (۲) اور اونکی حاجتین روا کرنیوالا (۳) اور اونکے کام مین مدد دینے والا جب وہ اُسکی طرف مضطر ہون (۴) اور محبت کرنے والا ان سے اپنے دل اور زبان سے ؀

فصل

حدیث شریف مین ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہر نبی کی اولاد اسی کی پشت سے نکالی ہے اور خدا تعالےٰ نے میری اولاد علیؑ کی پشت مین رکھی ہے روایت ہے کہ ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور مین آئے آپ نے کھڑے ہوکر معانقہ کیا اور دونوں آنکھونکے درمیان بوسہ دیا۔ حضرت عباسؓ حاضر تھے عرض کی یارسول اللہ صلعم یہ آپکو پیارے ہیں۔ فرمایا اے چچا خدا کی قسم البتہ علیؑ کو خدا تعالےٰ مجھسے بھی زیادہ محبت کرتا ہے یعنی جتنی محبت مین کرتا ہوں اسسے زیادہ اللہ تعالےٰ محبت کرتا ہے۔ ہر نبی کی اولاد اسی کی پشت سے نکالی اور میری اولاد علیؑ کی پشت سے۔ روایت حدیث مین ہے ہر سبب اور نسب قیامت کو منقطع ہوگا مگر میرا سبب اور نسب اور ہر عورت کی اولاد کا عصبہ اُن کا باپ ہوتا ہے۔ مگر فاطمہؓ کی اولاد کا باپ مین ہون وف اسی حدیث پر عمل کرکے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت علیؓ سے نہایت ادب سے درخواست کرکے انکی بیٹی ام کلثومؓ سے نکاح کیا تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سبب اور صلہ پیدا ہو سوال قرآن شریف مین آیا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم پس ایسی صورت مین آنحضرت کی ابوت حسنینؓ کیلئے کیونکر ثابت ہوتی ہے جواب یہ آیت منع حکم تبنیٰ کیلئے اُتری ہے جیسا کہ تفاسیر مین مشرح

مذکور ہے - ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم کے فرزندان قاسم عبداللہ ابراہیم رضہ کو ہر ایک مسلمان جانتا ہے
ف آیۃ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ - کی تفسیر مین ہے کہ راضی ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ نہ داخل ہو آپکے اہلبیت مین سے کوئی بھی دوزخ مین - اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص میری وِلاد سے توحید اور رسالت پر ایمان رکھیگا خدا تعالیٰ اوسکو عذاب نہ کریگا - اور حدیث مین ہے کہ آپنے فرمایا مینے خدا سے طلب کیا کہ میری اہلبیت سے کسی کو دوزخ مین نہ داخل کرے - پس میرا سوال دیدیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم نے بنی ہاشم کو فرمایا قسم ہے پروردگار کی اگر حلقہ جنّت پکڑونگا تو بغیر تمہارے داخل نہ ہوونگا اور حدیث مین ہے پہلے اپنی اہلبیت کی شفاعت کرونگا پھر اقرب پھر اقرب پھر قریش کی پھر انصار کی پھر جو مجھہ پر ایمان لائے ہین - اور حدیث مین ہو فاطمہ رضہ نے اپنے ستر کو نگاہ رکھا پس خدا نے اوسکو اور اوسکی اولاد کو دوزخ پر حرام کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فاطمہ رضہ سے کہا خدا نے تجھکو اور تیری اولاد کو دوزخ پر حرام کیا - اور حضرت عبداللہ بن عباس رضہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ مومن کی اولاد کو ساتھ اسکے جنت مین بلند کریگا - اور یہ آیت پڑھی - والذین آمنوا واتبعناہم ذریاتہم - حافظ ابوالقاسم نے روایت کی کہ علی مرتضیٰ رضہ نے عرض کی کہ فاطمہ رضہ کا نام فاطمہ رضہ کیون رکھا گیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا اسلئے کہ خدا نے اسکو اور اسکی اولاد کو آگ سے آزاد کردیا (فطم - آزاد کرنا ہے کرنا) اور امام احمد حنبل رح نے روایت کی کہ آپنے حضرت علی مرتضیٰ رضہ سے فرمایا کیا تو راضی نہین اسبات سے کہ تو میرے ساتھ جنت مین ہوگا اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے پیچھے اور ہمارے دوستدار ہمارے داہنے بائین - اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ رضہ کو علی رضہ سے نکاح کردیا اُنکے حق مین دعا فرمائی اور فرمایا الٰہی انہین اور انکی اولاد مین برکت کر اور فرمایا نکالے خدا تمسے کثیر اور طیب کو ؎

فصل

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون اور علی رضہ اوسکا دروازہ ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ بے توسل جناب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے فیض علم نبوت حاصل نہین - اور آپ کی محبّت ایمان کی کسوٹی ہے اور آپ سے پھر جانا نفاق کی نشانی - رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حضرت علی رضہ سے فرمایا تیرا محب مومن ہے اور تجھہ سے بغض رکھنے والا منافق ہے خدا پاک بھی یہی ارشاد فرماتا ہے واتوا البیوت من ابوابہا جو کوئی شہر یا گھر مین دروازہ کی راہ کے سوائے آنے کا ارادہ کرے مالک کی

مرضی کے خلاف ہوگا۔ اسی لیئے جس قدر علوم باطنی اور فقر کے سلسلے ہین۔ اکثر حضرت امیر المومنین علی رض سے جاملتے ہین ف جاننا چاہیئے کہ اہلبیت بمنزلہ اعضا و جوارح و اجزا حضرت پیغمبر علیہ السلام ہین تو ان کی ارادت اور محبت عین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین اور انکے والدین کے حق مین رضی اللہ تعالی عنہم فرمایا۔ انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول	من و دست و دامان آل رسول
محبت جسکو ہے آل عبا سے	محبت ہے اُسے خیر الورٰی سے
طہارت اہلبیت مصطفٰے کی	ہوئی ثابت کلام انما سے
وہی مومن ہے جسکو ہو محبت	علی رض حسنین رض سے خیر النسا رض سے
عدو انکا عدو مصطفٰے ہے	ہوا منقول یون خیر الورٰی سے
رہون گردیدہ اہل مصطفٰے کا	تمنا ہے یہی میری خدا سے

روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے پھرے تو غدیر خم پر اترے اور صحابہ کو مخاطب کر فرمایا

جس کسی کا ہین بن گیا مولا	اُسکا مولا ہے مرتضی بخدا
پھر عمر رض نے کہا کہ اے حیدر رض	ابن عم جناب پیغمبر
آج تم نے یہ مرتبہ پایا	کہ ہوئے مومنین کے مولا
ہو مبارک یہ مرتبہ تم کو	آج تم ہر کسیکے مولا ہو

فصل

ابو دجانہ رض سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رض کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بلانیکے واسطے بھیجا اُنھون نے دیکھا کہ چکی از خود چل رہی ہے اور وہان کوئی نہین ہے خدمت مین واپس آکر عرض کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو نے نہین جانا تحقیق خدا کے لئے زمین مین سیر کرنیوالی فرشتے ہین آل محمد کے کامون مین معونت کرتے ہین۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

فاطمہ رض کے ساتھ چکی پیستے تھے جبرائیل	حق تعالی کا رسول اللہ پر کیا پیار ہے

روایت ہے کہ ابوالشیخ نے ایک طویل حدیث مین ذکر کیا۔ اے لوگو بیشک بزرگی اور شرافت اور وجہ اور ولایت رسول علیہ السلام اور انکی اولاد کیلئے ہے پس تم امور باطلہ کے سبب ستہ سے ست بھولو۔

روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رض قسم کھا کر فرماتے تھے کہ البتہ قرابت اور رشتہ رسول صلعم کا مجکو اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ ثابت ہے کہ حضرت صدیق رض نے امام حسن رض کو اور امام حسین رض کو گردن پر اٹھایا اور مزاح کے طور پر علی رض سے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلعم سے مشابہ ہین علی رض سے مشابہ نہین۔ اور حضرت علی رض ہنستے تھے۔ اور اسی کے موافق ہے حضرت انس رض کی وہ حدیث المایین کے بارہ مین کہ وہ اشبہ تھے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ روایت دارقطنی نے کہا ہے کہ امام حسن رض آئے اور حضرت ابوبکر رض منبر پر تھے آپ نے فرمایا کہ میرے باپ (رسول صلعم) کے مکان سے اترآؤ حضرت ابوبکر رض نے فرمایا آپنے سچ کہا ہے بیشک آپکے باپ کی جگہ ہے۔ اور ان کو اپنی گود مین بٹھالیا۔ اور بڑی تعظیم اور توقیر کی اور روئے اور فرمایا نہین اگائے بال ہمارے سر پر مگر آپکے باپ نے۔ یعنی سب عزت اور حرمت ہماری آپ ہی کے طفیل ہے۔ اور ایسا ہی ہے وہ واقعہ جو حضرت امام حسین رض اور فاروق اعظم رض مین واقعہ ہوا۔ آپ نے بھی امام حسین رض کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ ہمارے سر کے بال آپکے باپ نے ہی اگائے ہین یعنی سب عزت انکی طفیل ہے۔

روایت۔ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے مجلس بھری تھی بیٹھنے کو جگہ نہ تھی آپنے صحابہ کی طرف دیکھا کہ کون جگہ دیتا ہے حضرت ابوبکر رض جو آنحضرت صلعم کیساتھ بیٹھا کرتے تھے اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ اور حضرت مابین آنسرور رض اور صدیق اکبر رض کے بیٹھ گئے۔ اسوقت حضور کے روئے مبارک پر آثار سرور ظاہر ہوئے اور فرمانے لگے کہ اے ابوبکر رض بزرگ بزرگون کی قدر کرتے ہین۔ روایت ہے کہ جب آنحضرت صلعم بیٹھتے حضرت ابوبکر رض دائین اور حضرت عمر رض بائین اور حضرت عثمان رض کاتب کلام الہی سامنے بیٹھ جاتے جب حضرت عباس رض تشریف لاتے تو حضرت صدیق اکبر اپنی جگہ چھوڑ دیتے۔ اور وہ وہان بیٹھ جاتے۔

روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر حضرت علی رض کے چہرہ مبارک کی طرف اکثر دیکھا کرتے تھے۔ لوگون نے سبب پوچھا۔ فرمایا مینے رسول صلعم سے سنا ہے کہ علی رض کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ شعر

ذکر وصف مرتضیٰ شد زینت لبہائے من
مہر مہر مرتضیٰ تابیدہ از سیمائے من
چون بمعراجش بہ بینم ہست دوش مصطفیٰ

قصد مدحش دارد این فکر فلک پیمائے من
چرخ چارم ای مسیح زیبد سر برپائے من
پائے در دامن کشد عزم فلک فرسائے من

بہر وصافی او احمد ہمہ تن شد زبان — تا نگردد غیر مدحش ظاہر از اجزائے من
طبع من بحر دُر گشتہ ز فیض مرتضا — ابر گوید بار جوید فیض از دریائے من
گر نبودے ذو الفقار مہر او در دست من — لقمہ کردی مرا این نفس اژدرہائے من
خاک پایش در دو چشم من بجائے سرمہ است — نیک دیدم آفرین بر دیدۂ بینائے من
نے ہمین احمد بدحش سرفرازی میکنم — غیر زین ہرگز کسے نشنیدہ از آبائے من
ای در شہر علوم اولین و آخرین — یک نظر فرما بحال زار جان فرسائے من
بے وسیلہ آمدہ احمد ولے امید ہست — لطف تو گردد کفیل جملہ مطلبہائے من

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چہ روز حضرت صدیق اکبر رضہ اور حضرت علی مرتضی رضہ مرقد مبارک کی زیارت کو آئے ۔ حضرت علی رضہ بولے کہ اے ابو بکر رضہ آپ پہلے داخل ہو جیئے ۔ حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا مین اس شخص کے پہلے کس طرح داخل ہوؤن جسکے حق مین رسول صلعم نے فرمایا علی رضہ کا درجہ میرے ہان ایسا درجہ ہی جیسا میرا درجہ خدائے پاک کے ہان ۔ اور لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضہ بیٹھے تھے حضرت مرتضی رضہ تشریف لائے ۔ فرمایا جس نے ایسے شخص کو دیکھنا ہو جو درجہ اور قربت اور حالت اور حق مین رسول صلعم کے نزدیک بزرگتر ہو سو انکو دیکھ لے ۔ روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضہ نے ایک شخص کو دیکھا جو حضرت مرتضوی کو برا کہہ رہا تھا ۔ فرمایا افسوس تجھ پر تو نے نہین ستایا مگر ان کو در رسول اکرم (انکی قبر مین سف عام الرماد (وہ قحط جو سنہ ١٨ ھ مین پڑا) مین لوگ کئی روز استسقا کے لئے نکلے اور بارش نہ ہوئی ۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ ہم کل ایسے شخص کو وسیلہ لیجا کر پانی مانگین گے کہ خدا تعالیٰ ہمکو پانی دیدیگا دوسرے روز علی الصباح فاروق اعظم رضہ نے حضرت عباس رضہ کا دروازہ کھٹکھٹایا آپنے پوچھا کون ہی ۔ فرمایا عمر رضہ ۔ پوچھا کیون آئے ہو ۔ فرمایا چلو ہمارے لئے بارش کی دعا کرو ۔ پہر آپنے بنی ہاشم کو بلایا وہ نہا دھو کر لباس بدل کر آئے ۔ اور حضرت عباس رضہ نے خوشبو نکالکر انہین لگوائی ۔ حضرت علی رضہ آگے آگے حسن رضہ داہنے حسین رضہ بائین اور بنی ہاشم پیچھے پیچھے اور فرمایا سوائے ہمارے کوئی اور ہم سے نہ ملے ۔ پہر عیدگاہ مین گئے کہڑے ہو کر حمد وثنا کے بعد دعا کی جسکا مضمون تقریبًا اس رباعی سے ملتا جلتا ہی ۔ رباعی

تو بعلم ازل مرا دیدی — دیدی انگہ بعیب بخریدی
تو بعلم آن و من بعیب ہمان — رو مکن آنچہ خود پسندیدی

حضرت جابرؓ فرماتے ہین فوراً بارش شروع ہوئی اور لوک بھیگے ہوئے گھرون مین آئے۔ پھر حضرت عباسؓ نے پانچ بار اس لفظ کو کہا (انا ابن المستقے) مین پانی مانگنے والے کا بیٹا ہون۔ راقم کہتا ہے یہ اشارہ ہر اس بات کی طرف کہ حضرت عبد المطلب نے پانچ دفعہ اپنی عمر مین استسقا کیا اور پانچون ہی دفعہ مستجاب ہوا اور ابن البر سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما جب حضرت عباسؓ کو دیکھتے پیادہ ہو جاتے جبتک وہ نہ گذر جاتے ؛

فصل

قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارنے والا پکارے گا اے لوگو تم سب سروں کو جھکا لو اور آنکھون کو بند رکھو یہانتک کہ فاطمہؓ بنت محمد پلصراط پر سے گذر لے۔ پھر وہ پلصراط پر سے گذرین گے۔ اور اُنکے ساتھ ستر ہزار کنیز ہوگی حور العین سے اور گذرے گی بجلی کی طرح رواہ ابو ایوبؓ حدیث مین ہے کہ فاطمہؓ کی ایذا میری ایذا ہے اور اوسکی رنجیدگی میری رنجیدگی ہے۔ اور فرمایا حسنینؓ جوانان جنت کے سردار ہین اور اُنکا باپ (علیؓ) اُن سے افضل ہے ؛

تذکرہ شہادت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وقعات شہادت حسنینؓ سے مفصل خبرین بیان کین۔ حضرت علیؓ کوفہ سے نکلکر جب فرات کے کنارہ پر پہونچے۔ فرمایا یہان اُنکے اونٹ اُترینگے اور یہان یہان وہ شہید ہو کر گرینگے۔ زمین آسمان اُن پر روئینگے۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہان کی مٹی اور کنکریان حضرت ام سلمہؓ کو دین کہ جب ان سے خون جاری ہو۔ سمجھنا حسینؓ شہید ہو گئے حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے وقت اُن کنکریون سے خون جاری ہو گیا اور حضرت ام سلمہؓ شیشی ہاتھ مین لئے روتی روتی اندر سے نکل آئین اور فرمایا وہ مٹی خون ہو گئی اور حسینؓ شہید ہو گئے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خواب مین دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی داڑھی اور چہرہ مبارک پر غبار ہے اور خون کا شیشہ ہاتھ مین ہے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا ہے فرمایا حسینؓ اور اُسکے یارونکا خون ہے روایت ہے کہ جب سر مبارک حضرت امام حسینؓ کا دمشق کو چلا تو پہلی منزل مین اُس سر مبارک کو بیچ مین رکھکر گرداگرد شراب پینے بیٹھ گئے۔ دیوار سے ہاتھ نکلا جسمین قلم تھی اور خون سے یہ شعر دیوار پر لکھدیا ؎

	اترجوا امۃ قتلت حسینا		شفاعۃ جدہ یوم القیام

جسدن آپ شہید ہوئے۔ اس روز اتنا اندھیرا ہوگیا تھا کہ ستارے نظر آنے لگے۔ اور جو پتھر اوٹھاتے اوسکے نیچے خون تازہ پاتے۔ آسمان سے خون برسا اور تین دن آسمان کا رنگ سرخ رہا۔ خدا تعالی نے قاتلان حسین رض پر اپنا غضب ظاہر کیا۔ جب سر مبارک ابن زیاد کے پاس آیا تو دیوارون سے خون ٹپکتا تھا۔ خراسان شام کوفہ کی دیوارون پر خون برسا۔ اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت علی رض کی شہادت کے روز بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

نقل۔ ایک مجلس مین ذکر ہو رہا تھا کہ جو لوگ امام حسین رض کی شہادت مین شریک تھے انواع بلا مین مبتلا ہو ہی گئے۔ اس مجلس مین ایک بڈھے نے کہا مین بھی تو انہین سے ہون مجھکو تو کچھ نہین ہوا۔ یہ کہکر چراغکی بتی نکالنے لگا آگ ایسی لگی کہ آگ آگ پکارتا رہا اور مر گیا۔ امام سدی نے کہا واللہ مینے اسکو آنکھون دیکھا گویا وہ کوئلہ ہوگیا تھا۔ غرض وے سب یا اندھے ہو گئے یا روسیاہ ہوئے یا زوال ملک ہوا۔ واقدی نے ذکر کیا کہ ایک شخص اندھا ہوگیا تھا لوگون نے پوچھا تو کہنے لگا مین صرف اُن مین حاضر تھا رات کو مینے حضرت پیغمبرؐ کو خواب مین دیکھا ہاتھ مین تلوار آستین چڑہائے کہتے ہین تو نے اُنکی جماعت کو بڑہایا۔ پھر میری آنکھ مین ایک سلائی امام حسین رض کے خون کی ڈالی اور مجھکو لعنت کی مین بیدار ہوا تو اندھا تھا۔ حضرت امام احمد حنبل رح نے روایت کی کہ ایک شخص نے امام حسین رض کے سر مبارک کی طرف اشارہ کرکے کہا یہ فاسق کا سر ہے فوراً دو ستارے آسمان سے اسکی آنکھ مین ٹوٹ پڑے اور وہ اندھا ہوگیا۔

روایت ہے کہ شام کے ملک مین ایک شخص کے چہرہ کی ہیئت خنزیر کی سی تھی لوگون نے سبب پوچھا۔ اوسنے کہا مین علی مرتضی رض کو لعنت کیا کرتا تھا۔ پیغمبرؐ کو خواب مین دیکھا آپنے میرے مُنہ پر تھوکا اور لعنت کی صبح اُٹھا تو چہرہ مسخ کیا ہوا پایا۔ **روایت** زید ابن ارقم فرماتے ہین کہ جب سر مبارک امام حسین رض کا کوفہ کے بازارون مین پھرایا گیا مین اُس وقت اپنے بالاخانہ پر تھا قرآن شریف پڑھ رہا تھا اور منہ مین یہ آیت تھی ام حسبت ان اصحٰب الکھف والرقیم کانوا من ایٰتنا عجبا۔ سر مبارک میرے سامنے تھا اس سے آواز آئی اعجب من ذلک قتلی وحملی۔ **روایت** جب ابن زیاد کے سامنے سر مبارک طشت مین رکھا ہوا لایا گیا اُسکے ہاتھ مین چھڑی تھی دندان مبارک پر مارکر کچھ بیہودہ بولا۔ حضرت زید بن ارقم حاضر تھے فرمایا خدا تیرے ہاتھ توڑ ڈالے یہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بوسہ گاہ ہے۔ اے بدبخت رسول آپنے حسن رض کو داہنی ران پر اور حسین رض کو بائین ران پر بٹھا کر کہا تھا۔ اے اللہ یہ میری امانت ہین

تیری اور تیرے نیک بندون کی سپرد کرتا ہون اے ابن زیاد تو نے اللہ اور اوسکے رسول کی ودیعت سے یہ کیا کیا۔ جب ابن زیاد بدبخت مارا گیا تو اسکا سر اُسکے یارون کے سرون سمیت نصب کیا گیا ناگاہ ایک سانپ آیا سب سرون مین پھرا۔ اور ابن زیاد کی نتھنی مین گھسکر تھوڑا سا ٹھہرا اور نکل آیا۔ اسی طرح تین بار کیا۔ ابن زیاد کو مختار نے معہ چھ ہزار قاتلین امام کے قتل کیا۔ روایت عبدالملک بن عمیر کہتا ہے جب سر مبارک امام حسین رضؓ کا ابن زیاد کے سامنے رکھا گیا مین موجود تھا۔ پھر مینے اسی طرح ابن زیاد کا سر مختار کے سامنے اور پھر اُسی جگہ مختار کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے پھر اسی جگہ مصعب بن زبیر کا سر عبدالملک بن مروان کے سامنے رکھا ہوا دیکھا۔ مینے یہ سب کچھ عبدالملک سے کہدیا اس نے کہا اب خدا تجھکو پانچواں سر نہ دکھلائے اور حکم دیکر اس مکان کو ہی مسمار کرا دیا۔ روایت سلیمان بن عبدالملک نے خواب میں دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نہایت عطوفت اور مہربانی سے پیش آئے۔ امام حسن البصری سے تعبیر پوچھی فرمایا شاید تو نے آپ کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے۔ اسنے کہا ہاں سر مبارک امام حسین رضؓ کو سات لباس پہنا کر اسپر نماز جنازہ پڑہی تھی۔ فرمایا یہی سبب ہے۔ روایت جب یزید کے ہاں سر مبارک لایا گیا اُسنے بھی دندانِ مبارک پر چھڑی لگائی تب ایک یہودی امیر نے معلوم کر کے کہا مجھ میں اور داؤد میں ستر پشت کا واسطہ ہے اب تک میری قوم میری نہایت تعظیم اور توقیر کرتی ہے۔ تم نے اپنے پیغمبر کے بیٹے کو شہید کر ڈالا تم برے لوگ ہو اور ایک اور یہودی نے حاضرین مین سے کہا فلانے جزیرہ میں مسیحؑ کے گدھے کے سم کا نشان ہے اب تک لوگ وہان زیارت کو جاتے ہین اور حج کرتے ہیں میں سچ کہتا ہون کہ تم باطل پر ہو۔ روایت جب سر مبارک دمشق کو کوفہ سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک جگہ اُنھوں نے مقام کیا وہاں ایک راہب اپنے گرجے سے نکل کر آیا اور کہا دس ہزار دینار لے لو اور آج کی رات یہ سر جو نیزہ پر تھا مجھکو دو۔ لیگیا۔ غسل دیا۔ خوشبو لگائی اور اپنی ران پر رکھکر رات بھر روتا رہا اور اسلام لایا۔ اور یہ اسلئے کہ اُس نے دیکھا تھا ایک نور سر مبارک سے بیکراں آسمان تک جا رہا ہے۔ روایت قاتلون نے امام رضؓ کے خیمہ مبارک میں کچھ دینار پائے تھے رستہ میں بانٹنے بیٹھے جب نکالے تو ٹھیکریاں تھین۔ ایک طرف لکھا ہوا تھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ اور دوسری طرف ولاتحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظالمون۔

نقل۔ لکھا ہے کہ امام زین العابدین رضؓ اسقدر روتے تھے کہ رخساروں مین نشان پڑ گئے تھے بیٹے نے

عرض کی کہ اتنا رونا - فرمایا یعقوبؑ نے ایک کھویا روتا روتا اندھا ہوگیا میں نے اپنے بہتر۷۲ اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھے۔

داغ ہجران بردل من کمتر از یعقوب نیست		او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام	

نقل ہے کہ حضرت امام زین العباد کا رنگ وضو کے وقت زرد ہو جاتا تھا۔ لوگ پوچھتے تو آپ فرماتے تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے کو ہوں۔ آپ ہر روز ہزار رکعت پڑھتے۔ آپ کو عبدالملک نے زنجیروں میں قید کرکے مدینہ منورہ سے کوچ کیا۔ زہریؒ وداع کرنے کو آئے اور بہت روئے۔ فرمایا اے زہریؒ خیال مت کرنا کہ مجکو اس قید سے تکلیف ہے بلکہ یہ مجھکو عذاب خدا یاد دلاتا ہے۔ یہ کہکر ہاتھ پاؤں زنجیر سے نکال لئے اور زنجیر پارہ پارہ ہوگئے نگہبان ساتھ ہی تھے آپ چلے گئے۔ عبدالملک سے کہا تجھکو مجھ سے کیا۔ عبدالملک نے ڈر کر حجاج کو لکھا بنی عبدالمطلب سے مزاحم نہ ہو اور یہ بات کسی سے ذکر نہ کر۔ آپ نے مدینہ منورہ سے عبدالملک کو خط لکھا کہ تو نے حجاج کو یہ پیغام لکھا ہے خدا نے یہ عمل تیرا مقبول کیا۔ عبدالملک نے جب خط کی تاریخ دیکھی تو اپنے نوشتہ اور حضرت کے فرمان کی تاریخ اور دونوں قاصدوں کی روانگی کا وقت ایک تھا سمجھا کشف ہے۔ ایک اونٹ دراہم کا لاد کر حضور اقدس میں بھیجا۔

نقل۔ ہشام بن عبدالملک حج کو گیا ازدحام عوام سے حجر اسود کو نہ چوم سکا ایک طرف جدا ہو کر بیٹھ گیا اتنے میں حضرت امام زین العابدینؑ اپنا کمبل اوڑھے طواف کرتے ہوئے آئے لوگ آگے سے اس طور ہٹتے جاتے تھے جیسے شیر سے بھیڑیں اور ہیبت کے مارے آپ کے چہرہ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھ سکتے تھے جب حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوئے تو ادھر ادھر سے لوگ جگہہ چھوڑ کر کھڑے رہے۔ آپ حجر اسود کو چوم کر دیر تک زاری سے درگاہ باری میں دعا کرتے رہے۔ جب چلے گئے تو ایک شامی نے ہشام سے کہا یہ کون عالیشان تھے ہشام نے اس خیال سے کہ شام کے لوگ انکی طرف متوجہ نہ ہو جائیں کہا میں انکے نام سے واقف نہیں عربی ہیں یا عجمی حضرت ابوالفراس فرزوقؒ شاعر موجود تھے بولے اس سے کیا پوچھتا ہے ادھر آ میں بتاؤں اور بالبدیہہ قصیدہ پڑھ سنایا جسکے چند اشعار کا ترجمہ مولوی جامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے۔

	آن کس ست این کہ مکہ و بطحی	زمزم و بوقبیس و خنیف و منا	
	حرم و حل و بیت و رکن و حطیم	ناودان و مقام ابراہیم	
	مروہ مسعی صفا حجر عرفات	طیبہ و کوفہ کربلا و فرات	

هر یک آمد بقدر او عارف | بر علو مقام او واقف

قرة العین سید الشهدا ست | زهرهٔ شاخ دوحهٔ زهراست

میوهٔ باغ احمد مختار | لالهٔ راغ حیدر کرار

چون کند جای در میان قریش | رود از فخر بر زبان قریش

که بدین سرور ستوده شیم | به نهایت رسید فضل و کرم

ذروهٔ عزت ست منزل او | حامل دولت ست محمل او

از چنین عز و دولت ظاهر | هم عرب هم عجم بود قاصر

جد او را به مسند تمکین | خاتم الانبیاست نقش نگین

لایح از روئے او فروغ ہدے | فایح از خوئے او شمیم وفا

جد او مصدر عنایت حق | از چنان مصدرے شده مشتق

از حیا نایدش پسندیده | که کشاید بسوئے کس دیده

خلق ز و نیز دیده خوابانند | کز مهابت نگاه نتوانند

نیست جز سبقت تبسم او | خلق را طاقت تکلم او

در عرب در عجم بود مشهور | گو نداند مغفلے مغرور

بر همه عالم ست پرتو خور | گر ضریرے ندید زان چه ضرر

شد بلند آفتاب بر افلاک | بوم زان بهره گر نیافت چه باک

بر نکو سیرتان و بدکاران | دست او ابر موهبت باران

بلکه آن ابر بر همه عالم | گر بریزد نمی نه گردد کم

هست زان محشر بلند آئین | که گذشتند اوج علیین

حب ایشان دلیل صدق و وفاق | بغض ایشان نشان کفر و نفاق

گر شمارند اهل تقوے را | طالبان رضائے مولے را

اندران قوم مقتدا باشند | و اندران خیل پیشوا باشند

گر بپرسد ز آسمان بالفرض | سائلے من خیار اهل الارض

بزبان کواکب و انجم ۔۔۔ ہیچ لفظے نیآید الا ہم
ہم غیوث الذی اذا وہبوا ۔۔۔ ہم لیوث الشریٰ اذا انہبوا
ذکر شان سابق ست در افواہ ۔۔۔ در ہمہ خلق بعد ذکر اللہ
سر ہر نامہ را رواج افزاء ۔۔۔ نام ایشان ست بعد نام خدا
الیٰ آخرہ

جب ہشام نے یہ قصیدہ سنا تو حضرت فرزوق کو قید کر دیا حضرت امام زین العابدینؓ نے بارہ ہزار درہم قید خانہ میں بھجوائے۔ عرض کی قصیدہ للہ کہا ہے کہ کفارہ ماضی کا ہو کہلا بھیجا خدا قبول کرے اور یہ ہمارا ہدیہ ہے واپس نہیں لیتے۔ ؎

زانکہ ما اہلبیت احسانیم ۔۔۔ آنچہ دادیم باز نستانیم

حضرت امام الحرمین رضہ فرماتے تھے کہ اگر قیامت کے دن فرزوق کے اعمالنامہ میں صرف یہی شعر نکل آئے اور نیکی نہ ہو تو بھی نجات کیلئے کافی ہے۔ اللہ اکبر آپ نے ولید بن عبد الملک کے زہر سے ستاون سال کی عمر میں وفات پائی۔ دو سال حضرت علی رضا اور دس سال حضرت حسنؓ اور گیارہ سال حضرت حسینؓ کی خدمت میں گذارے۔ **روایت** حضرت جابر رضہ سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ قیامت کے دن پکارینگے سید العابدین کہڑا ہووے تو حسینؓ کا بیٹا کہڑا ہو گا جسکا نام علی ہوگا اور اوسکے ہاں ایک لڑکا ہو گا جسکا نام محمدؐ ہو گا اے جابرؓ اگر تو اوسکو پاوے تو میرا اسلام کہدینا حضرت جابرؓ نے امام محمد باقرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سلام پہنچایا **نقل** ایک دفعہ گہر کو آگ لگی امام زین العابدینؓ اسی گھر میں نماز پڑھتے تھے لوگوں نے بہتیرا پکارا ایسے مشغول تھے کہ خبر نہ ہوئی۔ آگ بجھائی گئی ؞

فصل

جب حضرت فاروق اعظمؓ نے وظائف مقرر کئے لوگوں نے کہا اپنے خاندان سے شروع کیجئے فرمایا نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرابت سے کروں گا۔ پھر اپنے خاندان کو پندرہ خاندانوں کے پیچھے رکھا۔ **نقل** ایک روز فاروق اعظمؓ اپنی خلافت میں حضرت علیؓ کے در دولت پر آئے معلوم ہوا اپنی زمین میں کام کرتے ہیں لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے وہاں چلے گئے اور کام میں کچھ عرصہ تک شریک رہے فارغ ہو کر آپس میں باتیں کرنے لگے تو حضرت علیؓ نے کہا اے امیر المومنین اگر بنی اسرائیل تمہارے

پاس آویں اور ایک اُن میں سے کہے کہ میں موسیٰ کا چچیرا بھائی ہوں کیا تمہارے ہاں اسکی عزت ہمکو ہمراہیوں سے زیادہ ہوگی فرمایا بیشک ضرور زیادہ ہوگی حضرت علیؓ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچازاد بھائی ہوں حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی چادر اُتار کر حضرت علیؓ کے نیچے بچھائی اور قسمیں دیکر اُسپر بٹھلایا۔ ف حضرت علیؓ نے ایسا کہا تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ سب کچھ جو امیرالمومنین نے کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے کیا ہے ۔

روایت حضرت فاروق اعظمؓ نے دو شخصوں پر جناب مرتضیٰؓ کو حکم بنایا جب اُن سے ایک نے رنجیدگی ظاہر کی تو فرمایا افسوس تو جانتا ہے یہ کون ہیں تیرا مولےٰ اور ہر مومن کا مولےٰ اور جو شخص اسکا محب نہیں وہ مومن نہیں۔ روایت ایک شخص نے حضرت معاویہؓ سے سوال کیا کہا کہ جا حضرت علی مرتضیٰؓ سے پوچھ لے اس نے کہا جو آپ جواب دیویں گے مجھے پیارا ہے کہنے لگے تو نے بُرا کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؓ کو بسبب علم کے بڑی عزت کرتے تھے اور اونکے حق میں فرمایا ہے اے علیؓ تو مجھے جیسے ہارون موسےٰؑ سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ اپنی مشکلات میں انکی طرف رجوع لاتے تھے۔ اُٹھ اور چلا جا میرے پاس سے اور اسکا نام دیوان سے کاٹ ڈالا اور ابوبکر بن عیاش فرماتے تھے اگر جناب ابوبکر عمر علی رضی اللہ عنہم میرے پاس آئیں تو میں پہلے حضرت علیؓ کا کام کروں۔ بلحاظ قرابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجھے آسمان سے زمین پر گرنا سہل ہے کہ اُن دو صاحبوں کو علیؓ پر مقدم کروں نقل جعفر عباسیؓ نے حضرت امام مالکؒ کو کوڑے مارے غش کر گئے ۔ گھر اُٹھا کر لیگئے۔ ہوش میں آئے تو فرمایا گواہ رہو میں نے معاف کر دیا اسکو لوگوں نے کہا کیوں! فرمایا ڈرتا ہوں کہ میرے عوض اہلبیت نبوت سے کسی کو قیامت کے دن تکلیف پہونچے جب خلیفہ منصور مدینے میں آئے تو امام مالکؒ سے کہا اپنا قصاص جعفرؓ سے لے لو فرمایا معاذاللہ میں نے معاف کر دیا تھا بسبب قرابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ روایت ہے کہ جب عبداللہ بن حسن مثنیٰؓ عمر بن عبدالعزیز کے ہاں آئے تو عمر بن عبدالعزیز نے استقبال کیا لوگوں نے کہا بچہ ہے بولے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہؓ میرا پارہ جگر ہے جو اس کو خوش کرتا ہے وہ مجھکو خوش کرتا ہے اگر وہ زندہ ہوتیں تو میرے اس کام سے خوش ہوتیں۔ ف جاننا چاہئے کہ حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اُن سادات کو جو ظالموں کے ظلم سے پوشیدہ تھے مخفی امداد بہت کچھ کیا کرتے تھے اور اپنی

شاگردوں کو انکی خدمت پر اُبھارتے تھے۔ ایک دفعہ ایک سید کو دو لاکھ درم سے مخفی امداد کی اور حضرت امام شافعیؒ تو اس قدر محب سادات تھے کہ لوگوں نے انکو شیعہ ہونے سے متہم کر دیا تو آپنے انکے جواب میں فرمایا شعر

لو کان رفضاً حبّ آل محمدٍ	فلیشہد الثقلانِ انی رافض

مولوی جامیؒ ترجمہ مین فرماتے ہین۔ ؎

رفض گر ہست حب آل رسول گو گوا باش آدمی و پری	یا تولا بخاندان بتول کہ شدم من زغیر رفض بری

اور امام شافعیؒ کا شعر ہے ؎

آل النبی ذریعتی وہم الیہ وسیلتی	ارجو بہم اعطی غداً بید الیمین صحیفتی

؎

بھروسا ہے مجھے احمد و لا آل احمد پر مجھے امید ہے احمد اٹھونگا جب قیامتمین	نہ توبہ پر نہ تقوے پر نہ اپنے زہد بیجد پر میرا مضبوط ہو گا دست دامان آل احمد پر

امام زہریؒ سے ایک دفعہ خطا واقع ہوئی بہت ہی مضمحل ہو گئے اور اہل و عیال کیطرف رجوع چھوڑ دیا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری نا امیدی اللہ کی اس رحمت سے جس نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تیرے گناہ سے بڑہی ہے اُنہون نے کہا واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ پھر اُنہون نے اپنے اہل اور مال کی طرف رجوع کیا۔ فایدہ جلیلہ حضرت سادات کرام کو علم کی طرف رجوع ضروری ہے کیونکہ انکا جدی ورثہ ہے۔ اور نسب پر اترانا اور فخر کرنا نہ چاہیئے اور اس آیہ کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اِنَّ اَکرَمَکُم عِندَ اللہِ اَتقٰکُم۔ روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؓ نے اپنے یارو نکی بھری مجلس میں فرمایا۔ آؤ باہم عہد کریں۔ قیامت میں ہم میں سے جس کسی کو دسترس ہو باقی یارونکی شفاعت کرے۔ لوگون نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپکے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولین و آخرین شفیع ہونگے یہ کیسا معاہدہ ہے فرمایا میری جد پاک تو اس سے بڑھکر ہیں مگر جعفر (رضی اللہ عنہم) کو شرم آتی ہے کہ یہ منہ لیکر اپنے جد کے سامنے جاوے (اللہ اکبر) حدیث میں آیا ہے میرے دوست پرہیزگار ہیں کوئی ہوں اور کہیں کے رہنے والے ہوں۔

ف۔ جاننا چاہیئے کہ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر اہلبیت نبوت پر جو صدمات گذرے

انکی بلندی درجات کا باعث ہوئے۔ ان امور پر سوائے کلمہ استرجاع اور صبر او رشکیبائی کے سوائے کوئی امر مسنون نہین۔ بعض لوگ اس دن (عاشورا) کو عید بنا لیتے ہیں اور بڑی بڑی زینت کرتی ہیں۔ اسکی شرع شریف میں کوئی اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی۔ اہلبیت کا ذکر اور اونکی ہمدردی اور تاسّف جس وقت اور جس محفل میں ہو سبب برکات ہے۔ اور یہ جو احادیث میں آیا ہے۔ مہندی لگانا خوشی ظاہر کرنا۔ سرمہ لگانا۔ نہانا۔ لباس بدلنا۔ وہ سب روایات موضوع اور منگہڑت ہیں۔ البتہ اس دن مبارک مین اطعام طعام اور وسعت نفقات اور روزہ رکھنا ضرور ثابت ہے۔ ف صحیح بخاری میں ہے کہ آپنے فرمایا! جو شخص باپکے سوائے کسی اور کی طرف نسب ظاہر کرے خدا اور فرشتون اور سب انسانونکی اسپر لعنت ہے خدا پناہ دے مجہکو اور تمام مسلمانوں کو ایسے جہوٹے دعوون سے۔ ہان اگر اہلبیت مین ہی محشور ہونا منظور ہے تو اہلبیت کی ہی غلامی اور ولا مین ثابت قدم ہو جائین کہ مولے القوم منہم۔ وفی الحدیث۔ المرء مع من احب شعر

ہستم از اہلبیت چون سلمان	حب ایشان مرا بود ایمان
من برین ہستم و برین ہبیرم	اعتمادی علیہ و اللّٰہ کلان
احمدا حب آل احمد را	دارم اندر صمیم خاطر و جان

فصل

منجملہ آداب شرفاء کے یہ ہے کہ ایسے فرش یا مرتبہ یا صفہ پر نہ بیٹھے کہ شریف کی نشست برخلاف اسکے ہو۔ شریف کی بیوہ یا مطلقہ کو نکاح میں نہ لاوے۔ اور اگر نکاح مین لاوے تو اوسکے جوتے سیدھے کرکے رکھے اسکی حیاتی مین کسی کنیز یا عورت سے نکاح نہ کرے۔ اور جب وہ پاس آوے تو تعظیم کیلئے کہڑا ہو جاوے اس لحاظ سے کہ وہ ایک پارہ گوشت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ اسی طرح جب کوئی شریف ہم سے کوئی چیز طلب کرے تو گو ہمارے پاس ایک ہی دن کا قوت یا عمامہ یا چوغہ نفیس ہو دریغ نہ رکہین اور سمجہین کہ شرعًا ولی کی اولاد اپنے باپ سے ملحق ہے ؛

فصل

بعض اکابر علماء نے کہا ہے کہ شریف اگرچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بعید النسب ہو

ہمپر واجب ہے کہ اونکی آرزو کو اپنی آرزو پر مقدم رکھیں اور اونکی عزت اور توقیر کریں۔ اور جب وہ فرش زمین پر ہو تو ہم چارپائی پر نہ بیٹھیں۔ حضرت شیخ ابراہیم متبولی رح فرماتے تھے جس نے شریف کو ایذا دیا اُسنے حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایذا دیا۔ اور ہر مالدار پر واجب ہے کہ مقروض سید کا قرضہ اپنے مال سے ادا کرے۔ کیونکہ وہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فلذہ کبد ہیں۔ اور فرماتے تھے کہ ہر مومن پر واجب ہے کہ سید کی تعظیم کو اسکی صحت نسب کے جاننے پر موقوف نہ رکھے۔ اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک زیادہ پسند ہوگی۔ کیونکہ ہم نے بمجرد اقرار سیادت کے بلا توقف تعظیم اختیار کی۔ انتہیٰ۔

نقل کہتے ہیں کہ ایک سید نے کسی قاضی زاہد اور پارسا کے ہاں سوال کیا کہ میں شریف ہوں حسبۃً للہ کچھ دو۔ قاضی نے کہا کہ سیادت کا گواہ لا۔ سید صاحب واپس چلے گئے۔ رات کو قاضی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حوض کوثر پر پانی پلا رہے ہیں۔ قاضی صاحب نے آگے بڑھکر حضور میں عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) غلام بھی آپ کی اُمت میں سے ہے اور مومن ہے آب کوثر سے دستگیری فرمائیے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اپنے ایمان کا گواہ لا۔ جب قاضی صاحب خواب سے اُٹھے تو آپ کے اشارہ کو سمجھ لیا اور نادم ہوئے اور استغفار کی ؛

فصل

شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں اہلبیت نبوت کے گناہ حقیقت میں گناہ نہیں گو صورت میں گناہ ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اونکو بخش دیا ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اور گناہ رجس ہیں۔ شریف اگر ہمارا مال لے لیں اور ہمکو واپس نہ دیں ہمکو انکا قید رکھنا یا حاکم کے ہاں مرافع لیجانا جائز نہیں ہے۔ انتہیٰ۔ **روایت** ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھکو اس ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قرابت مجھکو اپنی قرابت سے زیادہ پیاری ہے۔ عمر بن عبد العزیز رح کے ہاں عبد اللہ بن حسن بن حسین آئے اسنے عرض کی کہ جب آپکو حاجت ہوا کرے مجھکو بلوا لیا کریں کیونکہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ آپ کو اپنے دروازہ پر دیکھوں۔ لکھا ہے کہ اسامہ بن زید کی لڑکی عمر بن عبد العزیز کے ہاں گئی آپنے اوٹھکر اپنی جگہہ بٹھا لیا اور سب حاجتیں پوری کر دیں اور سامنے مؤدب بیٹھے رہے۔ ف جب یہ ادب آنحضرت صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے غلام زادہ کی لڑکی کا تھا تو پھر آپ کی اولاد کا کیا ذکر ہے روایت ہے کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر مجھکو قاتلان امام حسین سے علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام رشتہ ناطہ ہوتا اور مجھکو دوزخ اور جنت مین اختیار دیا جاتا تو مین دوزخ کو اختیار کرتا - تاکہ مجھپر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر جنت مین نہ پڑے اور مین شرمندہ نہ ہوؤن روایت ہے کہ جعفر بن سلیمان نے امام مالک رضی اللہ عنہ کو اس قدر مارا کہ آپ بیہوش ہو گئے جب آفاقہ ہوا تو فرمایا مینے معاف کیا مجھے شرم آتی ہے کہ میرے سبب سرور عالم کی آل کا شخص معذب ہو - پھر جب منصور خلیفہ ہوا اور مدینہ منورہ مین آیا تو حضرت امام مالک سے کہا آپ اپنا بدلہ جعفر سے لے لین - آپ نے فرمایا جب میرے بدن سے کوڑا اُٹھاتا تھا مین اُسی وقت معاف کر دیتا تھا - رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ کے سبب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے - کہ اگر ابوبکر عمر علی رضی اللہ عنہم میرے پاس آوین تو مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے سبب پہلے علی رض کا کام کرون حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شریف کا حق ہمپر یہ ہے کہ ہم اپنی جانین اُن پر سے فدا کرین کیونکہ اُنکے گوشت اور خون مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اور گوشت سرایت کئے ہوئے ہے اور آپکے بضعہ اور جزر کی حرمت اور تعظیم آپ کی وفات کے بعد ایسی ہی ہے جیسے کہ آپ کی حرمت اور تعظیم ؛

فصل

اکابر علماء کا قول ہے کہ سید اگر مرتکب کبائر کا ہو تو بھی اوسکی تعظیم من حیث السیادۃ واجب ہے لیکن افسوس اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ سادات سے خدمت کا کام لیتے ہین - ف حدود شرعی سب خلق اللہ پر برابر ہین شریف اور غیر مین فرق نہین - مگر تعزیرات مین بہت فرق ہے - فتاوی عالمگیریہ کی کتاب التعذیر مین لکھا ہے کہ سادات اور علماء جو اشرف الاشراف ہین اُنکی تعذیر صرف اعلام اور اطلاع ہے - یوسف علیہ السلام کے بھائی جو یوسف علیہ السلام کی نسبت کئی ایک جرائم کے مرتکب ہوئے تو خدائے کریم نے یوسف علیہ السلام کو یہ نہ کہا کہ جب تو قادر ہوگا اونکو خوب سزا دینا بلکہ اسلئے کہ وہ اولاد پیغمبر تھے یہ ارشاد فرمایا - لتنبئنهم بامرهم هذا - یعنی انکو فقط اعلام کر دینا کہ تمسے یہ یہ گناہ سرزد ہوئے - والتفصیل فی القصۃ من اراد الاطلاع فلیرجع الی التفاسیر - صاحبو سادات کی محبت مین سے یہ امر بھی ہے

کہ اگر اونکی محبت مین عذاب دیا جائے تو بھی نہ پھرے جیسے حضرت امامنا امام اعظمؒ کی شہادت کا ذکر۔ آہ محبت کیا ہی اچھی شئے ہے۔ حضرت بلال صہیب عمار رضی اللہ عنہم نے محبت مین کونسی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ شعر

خسروے عشق بازی شرین مین کوہکن	بازی اگر نہ جیت سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشقباز	اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہ ہوسکا

آہ صد آہ۔ یہ حرجیسون کا ہی کام ہے۔ شعر

نے ہر کہ حدیث وصل و حرمان داند	در محفل عشق راز پنہان داند
این درد اگر بود ز بودردا پرس	قدر سخنش بلال و سلمان داند

فصل

فصل الخطاب مین حضرت خواجہ محمد پارسا لکھتے ہین کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے فتح مدائن کی غنائم سے حسنین رضہ کو ہزار ہزار دیا اور اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر رضہ کو پانسو۔ اُنہون نے عرض کی وہ دو بچے اور ہین سب مشاہد نبویؐ کا شاہد۔ فرمایا پھر اُن جیسا باپ۔ مان۔ جد۔ جدہ۔ عم۔ عمہ۔ خال۔ خالہ۔ تو لاؤ۔ جو تو ہرگز نہ لا سکیگا۔ باپ علی رضہ۔ مان فاطمہ رضہ۔ جد رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ جدہ خدیجۃ الکبریٰ عم جعفر طیار رضؓ۔ عمہ اُمہانی رضہ۔ خال ابراہیمؑ۔ خالہ رقیہ اور ام کلثوم رضؓ ہے۔ جب حضرت علیؓ نے یہ ماجرا سُنا تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے العمرؓ سراج اہل الجنۃ۔ حضرت عمر رضہ یہ خبر پاکر حضرت علی رضؓ کے دروازہ پر آئے۔ حلقہ کھٹکھٹایا حضرت علی رضہ باہر نکلے! اور اس حدیث کی بشارت دی فرمایا مجھکو لکھدو آپ نے لکھدیا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہذا ما ضمن علیؓ ابن ابی طالب لعمرؓ ابن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرائیل عن اللہ تعالیٰ ان عمر ابن الخطاب سراج اہل الجنۃ اور حضرت عمر رضؓ نے وصیت کی اسکو میرے کفن مین رکھدینا کہ خدا کے سامنے لیجاؤنگا۔ روایت قیس ابن حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ حضرت علی رضہ کو دیکھکر مسکرائے۔ پوچھا تو فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے پلصراط سے وہی گذریگا جسکے لیئے علیؓ جواز راہداری

لکھے گا۔ حضرت علیؓ نے مسکرا کر فرمایا کہ مجھکو فرمایا تھا اے علیؓ تو جواز نہ لکھیگا مگر اُسی کیلئے جو ابوبکرؓ کا محب ہو گا۔ روائت القول المستحسن مین ہے کہ بعد ازدواج علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما آپ نے پانی منگوا کر سینہ اور بین الکتفین اور سر پر چھڑک کر فرمایا کہ الہی انکو اور انکی اولاد کو شر شیطان سے محفوظ رکھ اس دعا کا ثمرہ یہ ہے کہ سادات کو وفات کے وقت توفیق توبہ ملجاتی ہے۔ روائت فتوحات مکیہ مین ہے کہ اہلبیت قیامت کے دن مغفور اُٹھائے جاوینگے۔ لقولہ تعالےٰ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس الایہ۔ کسی مومن کو شایان نہین کہ انکی مذمت کرے کیونکہ خدایتعالی انکی تطہیر کی گواہی دیتا ہے۔ اور یہ تطہیر انکے اعمال کے سبب نہین بلکہ سابقہ فضل سے ہے ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء معاویؓ نے حدیث روائت کی مصاہرت کرنیوالا اہلبیت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت مین ہوگا۔ نقل بہجۃ الاسرار مین ہے کہ ابو المظفر مستنجد باللہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حضور میں دس بدرہ دینار و نکے لیکر حاضر ہوا۔ نہایت اصرار کیا کہ قبول فرماوین جب اسکا اصرار حد سے بڑھ گیا تو حضرت نے دو بدرہ ہاتھون مین لیکر دبائے خون جاری ہوگیا۔ اور فرمایا مظلومون کا خون میرے پاس لیکر آیا ہے خدا کی قسم اگر تو خاندان نبوت سے نہ ہوتا تو دیکھتا یہ خون تیرے گھر تک جاری ہو جاتا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ حضرت نے باوجود ظلم کے پاس خاندان نبوت کیا۔ حالانکہ آپ کی نسبت نسب مین بہت کم تھا۔ حدیث مین ہے ہر ایک اہلبیت مین سے شفاعت کریگا۔ امام رازیؒ نے تشریح مین کہا ہے متقی عالم اُمی سید پر مقدم نہ بیٹھے۔ دارقطنی نے روائت کی کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت خاتون جنتؓ سے کہا سب سے پیارے زیادہ ہمکو رسولؐ تھے اور پھر آپ ہین روائت۔ صحیح حدیثون سے ثابت ہے کہ جسنے میری اہلبیت کو ایذا دیا اسنے مجھکو ایذا دیا اور جسنے مجھکو ایذا دیا اُسنے پروردگار کو ایذا دیا۔ ف جسنے خدا اور رسول کو ایذا دیا اسکے بارے مین خود خدائے پاک فرماتا ہے۔

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ واعدلہم عذابًا مہینا۔ والذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۔ اور حدیث مین ہے۔ اشتد غضب اللہ علےٰ من اذانی فی عترتی۔ طحطاوی نےؒ کہا ہے جو شخص عالم فقیہہ یا سید کی اہانت کرے کافر ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ یہ استخفاف بالدین ہے۔ مسئلہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ نے حقیقۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سادات اور پیرزادے اور اپنے رشتہ دار اگر کافر ہون یا رافضی یا خارجی جنکا اعتقاد کفر تک

پہنچاتا ہے اُنسے دوستی نہ کرنی چاہئے۔ لیکن صلہ اور احسان منع نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ لاینہٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المحسنین۔ و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ان آل ابی فلان لیسوا الی باولیاء انما ولی اللہ وصالح المومنین ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا اور یہ آخر اس رسالہ کا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین ؛

تذکرہ مؤلف رسالہ

میرے اُستاد جناب مولانا مولوی احمد بخش صاحب بکیریان ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہین۔ آپکی عمر کا اکثر حصہ قطب وقت حضرت مولوی محمد علی صاحب مرحوم علیپوری کی خدمت مین استفادہ علوم مین گذرا۔ اور جو کچھ پڑھا آپ ہی سے پڑھا۔ ابتدائی کتابین اپنے والد صاحب سے پڑہین اور فقہ کا کچھ حصہ ورعلم ادب خلیفہ حمیدالدین صاحب مرحوم لاہوری سے حاصل کیا۔ تخمیناً بارہ برس ظفروال ضلع سیالکوٹ مین تدریس قرآن وحدیث فقہ وتفسیر فرماتے رہے۔ خدا کی عنایت اور آپکی برکت سے اتنے عرصہ مین کوئی جمعہ شاذونادر گذرتا ہوگا جسمین ایک دو یا زیادہ اشخاص آپکے وعظ پرتاثیر کے اثر سے مشرف باسلام نہ ہوئے ہون اب تقریباً اٹھارہ سال سے امرتسر مین رونق افروز ہین۔ ابتدا مین جناب خان بہادر خان محمد شاہ مرحوم نے اپنے نبیرہ اور نواسونکی تعلیم آپکے سپرد کی پھر جب سے مدرسۃ المسلمین جاری ہوا عربی اور دینیات کی تعلیم انجمن اسلامیہ کیطرف سے آپ کے سپرد کی گئی۔ جامع مسجد شیخ خیرالدین صاحب مرحوم مین آپ جمعہ کے دن امامت اور وعظ فرمایا کرتے ہین اور اکثر اپنے وعظ مین فضیلت اہلبیت کیطرف خاص توجہ دلاتے ہین۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پورے شیدا اور آپ کی اہلبیت پر جانی فدا ہین۔ اور اکثر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر جناب کے ورد زبان ہے ؛

آل النبی ذریعتی وہم الیہ وسیلتی

ارجوبہم اعطی غداً بید الیمین صحیفتی

فقط